لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين
القرآن الحكيم

الهلال

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

Telegraphic Address,
" Alhilal CALCUTTA "
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۲۱ | کلکتہ: چہارشنبہ یکم رجب ۱۳۳۲ ہجری | جلد ٤

Calcutta: Wednesday, May, 27. 1914

لکھنو میں عثمانی مہمانان معظم [illegible] یادگار [illegible]
[illegible]
[illegible]

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

الهلال

تار کا پتہ
"الہلال کلکتہ"
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

Telegraphic Address,
"Alhilal CALCUTTA"
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷/۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

میر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

جلد ٤ | کلکتہ: چہارشنبہ یکم رجب ۱۳۳۲ ہجری | نمبر ۲۱

Calcutta: Wednesday, May, 27. 1914

لکھنو میں عثمانی مہمانان محترم کے اعزاز میں یادگار ڈنر
جو ڈاکٹر عدنان بے اور عمر کمال بے صدر و مفتش ہلال احمر قسطنطنیہ کی سیاحت ہند
کے موقعہ پر سر راجہ صاحب محمود آباد کی طرف سے دیا گیا تھا -

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

الهلال

تار کا پتہ
"الہلال کلکتہ"
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

Telegraphic Address,
" Alhilal CALCUTTA "
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۲۱ | کلکتہ: چہارشنبہ یکم رجب ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۴

Calcutta: Wednesday, May, 27. 1914

فہرس

شذرات (مسئله قيام الهلال) ۱
,, (باز از نجد و از یاران نجد) ۲
,, (اسد پاشا کي گرفتاري) ۳
,, (مسئله مساجد و مبور لشکر پور) ۳
مقاله افتتاحيه (واقعه ايلاء و تخيير) ۵
مدارس اسلاميه (مسئله بقا و اصلاح ندوه) ۱۰
مذاکر علميه (صفحة من تاريخ الكيميا) ۱۳
بريد فرنگ (کارزار السٹر) ۱۵
مسلمان اب بهي هوشيار هوں ۱۸
اشتہارات ۱۹ - ۲۰

تصاویر

اسد پاشا ۳
مساجد مقدس لشکر پور ۴
اڈورڈ کارسن السٹر کے بندرگاہ میں ۱۶
السٹر کي فداکار عورتوں کي ریجمنٹ ۱۷

مسئلۂ قيام الهلال

ممکن هے که بعض بزرگوں کا یه خیال هو که اگر کسي وجه سے الهلال کي اشاعت آینده ملتوي کردیگئي ' تو اُن نئے خریدارں کي قیمت کا کیا حشر هوگا جو اس دو هزار کي تعداد پوري کرنے کي سعي میں مهیا کیے جارهے هیں ؟

همیں امید هے که خدا نے الهلال کو جیسے احباب و مخلصین عطا فرماے هیں ' انکا اعتماد اس سے بهت ارفع و اعلی هے که اس طرح کي بدگمانیاں انکے دلوں میں گذریں - تاهم هم مناسب سمجهتے هیں که اسکے متعلق پبلک کا اطمینان کردیں -

اگر کسي وجه سے الهلال کي حالت میں تغیر کیا گیا یا بالفرض بند هي کردیا گیا ' تو صرف ان نئے خریدارں هي کي قیمت کا سوال سامنے نہیں آتا بلکه بقیه خریدارں کي بقیه قیمتیں بهي اُنهیں بغیر کسي نقصان کے واپس ملني چاهئیں -

اگر ایسا هوا تو هم دوستوں کو اطمینان دلاتے هیں که انشاء الله اس بارے میں بهي الهلال حسن معامله کي ایک ایسي نظیر چهوڑ جائیگا ' جو اردو پریس کي تاریخ میں بغیر کسي شرمندگي کے بیان کي جاسکے گي ' اور ایک لمحه کیلئے بهي پسند نہیں کریگا که کسي شخص کا مالي حق دفتر کے ذمے باقي رهے - جو شخص حق کے ساتهه سوال کرنا پسند نہیں کرتا ' اسکے لئے یه سوچنا بالکل غیر ضروري هے که ناحق کا بار اپنے اوپر لینا گوارا کریگا -

شذرات

باز از نجد و از یاران نجد !

الهلال کي مخالفت میں جو مضامین اخبارات میں لکھے جاتے هیں ' انکي نسبت ابتدا سے ایک خاص اصول کار پیش نظر ہے ' اور بلا استثناء ابتک اُسي پر عمل رها ہے -

کام کرنے والوں کیلیے پہلي چیز کام کا استغراق ہے - اگر انسان اپنا تمام وقت مخالفین کے رد و جواب میں صرف کرے تو ایک دوسري زندگي کام کرنے کیلیے کہاں سے لاے ؟

پھر جو طریقه رد و مناظرے کا جاري ہے ' اسکا حال پیشتر هي سے معلوم ہے - اصول پر کبھي بھي نظر نہیں هوتي زیادہ تر اغراض و مقاصد مخفیه انکے اندر کام کرتے هیں - پس کام کرنے والوں کیلیے یهي بہتر ہے که وہ کام کریں - دیکھنے والے متناقضه و موازانه کرنے کي فرصت نکال لینگے -

الهلال ابتدا سے اسي اصول پر عامل ہے وہ جب کسي معامله پر قلم اٹھاتا ہے تو پہلے بقدر اپنے فہم و بصیرة کے اسپر غور کرلیتا ہے' اور قلب و ضمیر کا فتوی حاصل کرلیتا ہے - اسکے بعد اپنے خیالات ظاهر کرتا ہے اور صرف اسي کام میں مستغرق هو جاتا ہے - نه تو سامنے کے حریفوں پر اسکي نظر هوتي ہے ' اور نه دشمن و دوستوں کي صداؤں پر - نه مخالفین کي معاندانه سرگرمیاں اسکي رفتار میں حارج هوسکتي هیں اور نه معاصرین کرام کي بیصبرانه مداخلت اسکا اعتماد صداقت پر هوتا ہے ' اور وہ دلائل و واقعات کي قوت کو اسقدر کمزور نہیں سمجھتا جسقدر افسوس ہے که بہت سے مخاطبین سمجھتے هیں -

حق سبحانه نے اپنے رسول اکرم (صلے الله علیه و سلم) کو شوری کا حکم دینے کے بعد طریق کار کي یوں تعلیم دي تھي که فاذا عزمت فتوکل علی الله - اور جب کام کا عزم کرلیا تو پھر صرف الله پر بھروسه کر اور اسمیں بے خوف و توقف مشغول هوجا یهي اُسوۂ حسنه تمام مومنوں کیلیے اصلي طریق عمل و اصول کار فرمائی ہے -

چنانچه قارئین کرام بحمد الله اسکي تصدیق فرمائینگے که جب سے الهلال شائع هوا ہے ' آجتک کبھي بھي اُس نے اس اصول کو فراموش نه کیا - علی الخصوص معاصرین کرام کے متعلق همیشه اسکي روش خاموشي اور اعراض کي رهي - اس تین سال کے اندر کیسي کیسي مخالفتیں ظهور میں نه آئیں ' اور کیا کچھه اسکي نسبت نہیں لکھا گیا ؟ با این همه کبھي بھي رد مطاعن و مقابله بالمثل کي کوشش نه کي گئي ' اور بالاخر اس بحر رواں کي هر موج اٹھکر خود هي بیٹھه بھي گئي -

البته اس اعراض سے ایک حالت هر حال میں مستثنی ہے - انسان کو اپنے نفس کي کمزوریوں سے هر وقت لرزاں و ترساں رهنا چاهیے ' اور جس طرح کام کرنے والوں کا فرض ہے که بے نتیجه و غرضانه مخالفتوں کي سطح سے اپنے همت عمل کو ارفع و اعلی رکھیں ' اسي طرح یه بھي فرض ہے که اصلاح و نصیحت کي هر سچي آواز کا پوري کشادہ دلي اور معترفانه آمادگي سے خیر مقدم بجا لائیں - دین کي حقیقت همیں یه بتلائي گئي ہے که وہ " نصیحت " ہے : الدین النصیحة - اور اسلام کا بنیادي اصول یه ہے که : وتواصوا بالحق و تواصوا بالصبر - پس جب توصیهٔ حق و صداقت اور نقد صحیح و واقعي سامنے آجاے ' تو خواہ اسکا پیش کرنے والا مخالف هو یا موافق ' دشمن هو یا عدو ' مومن بالله هو یا مومن بالکفر ' لیکن معاً سر تسلیم و اعتراف خم کردینا چاهیے ' اور اُسکا ایک بخشش کرنے والے کریم اور مالا مال کر دینے والے پادشاہ کي طرح استقبال کرنا چاهیے ' تاکه وہ مقام رفیع ایماني اور مرتبه اشرف و اکرم ایماني حاصل هو ' جسکے حاصل کرنے والوں کیلیے کلام الهي نے بشارت دي ہے : و بشر عبادي الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه ' اولائک الذین هداهم الله و اولائک هم اولو الالباب ! !

البته یه مقام بہت بلند ہے اور اسکا حاصل کرنا آسان نہیں - نفس کي شرارتیں اس راہ میں حائل هوتي هیں ' اور اسکا ابلیسانه گھمنڈ اور غرور اعتراف قصور و تسلیم نصائح سے بچنے کیلیے طرح طرح کے دھوکوں میں ڈالتا ہے - هم اس بارے میں کچھه اس طرح مجبور هیں که بڑے بڑے ارادے اور عزائم بھي کام نہیں دیتے - صرف توفیق الهي اور اسکے فضل و کرم هي سے یه مقام حاصل هوسکتا ہے - اسکا دعوا کوئي نہیں کرسکتا - البته اپني پوري طاقت اسکے لیے وقف کردیني چاهیے اور هر وقت اسکے لیے خدا سے مدد مانگني چاهیے -

مسئلۂ ندوہ کے متعلق جو تحریریں الهلال کي مخالفت میں شایع هوتي رهي هیں ' اُن میں سے اکثر میري نظر سے گذریں اور میں نے بہت چاها که اُن سے اپنے لیے کوئي نه کوئي واقعي جواب اور سچي نکته چیني حاصل کروں - لیکن افسوس ہے که مجھے کوئي بات ایسي نہیں ملي - عموماً اُن میں وهي باتیں دهرائي گئي هیں جنکے متعلق پہلے هي الهلال میں لکھا جا چکا ہے - یا صرف ظن اور تخمین کي بنا پر الزامات دیے گئے تھے - یا بہت زیادہ پھیلا کر صرف اسي ایک مسئله پر بار بار زور دیا گیا تھا که میں اچھا آدمي نہیں هوں ' اور مجھے بہت برا سمجھنا چاهیے - شخصاً مجھے اس حقیقت کا اُن سے بھي زیادہ علم و اعتراف ہے - مگر مسئله ندوہ پر تو اس حقیقت کے انکشاف سے چنداں اثر نہیں پڑتا -

لیکن حال میں ایک دو تحریریں میري نظر سے گذري هیں جو مسئلۂ ندوہ اور الهلال کے متعلق بعض بزرگوں نے لکھي هیں - اور مجھے بہت خوشي هوئي ہے که وہ اس عام انداز بحث سے مستثنی هیں جو مخالفین الهلال کي تحریرات میں نظر آتا ہے - میں نے اُنہیں اول سے آخر تک پڑھا اور میں انکا ذکر کرونگا -

ان میں ایک تحریر تو جناب صاحبزادۂ آفتاب احمد خاں صاحب کي ہے جسکا پہلا ٹکڑہ همدرد میں نکلا تھا اور اب دوسرا ٹکڑہ اسکي نیوٹ کرٹ میں نکلا ہے - دوسري تحریر ایک دوست نے مجھے دکھلائي ہے جو مساوات اله باد میں نکلي ہے اور لکھنو کے کسي بزرگ نے لکھي ہے - تیسرا مضمون حافظ محب الحق صاحب عظیم آبادي کا ہے جو البشیر اٹاوہ میں نکلا ہے -

ان تحریروں میں الهلال کي نہایت سختي کے ساتھه مخالفت کي گئي ہے تاهم میں انکا معترف اور مداح هوں ' کیونکه مجھے نظر آتا ہے که اصول کے ماتحت لکھي گئي هیں ' اور سچائي کے ساتھه اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے -

حافظ محب الحق صاحب سے میں واقف هوں - وہ ایک مخلص اور ملت خواہ بزرگ هیں ' اور اُنہیں جیسي اور جس قسم کي معلومات اس بارے میں حاصل هوئي هیں بغیر کسي تعاند و فریقانه انکار کے ظاهر کي هیں - اگرچه اسمیں غلط فہمي کي آمیزش بہت زیادہ ہے مگر یه بالکل دوسري بات ہے -

جناب صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب نے بھي الهلال کے تمام مضامین ملاحظه فرمائے هیں ' وقت صرف کیا ہے ' اور اپنے کسي اصول اور عقیدے کے ماتحت لکھا ہے - پس انکا کام بھي هر طرح قابل وقعت ہے ' اور مجھے اسکا اعتراف ہے -

میں اس وقت ایک سفر کیلیے پا برکاب هوں اسلیے زیادہ نہیں لکھه سکتا - واپس آکر ان تحریرات کے متعلق لکھونگا - میں نے اُنہیں علحدہ رکھه لیا ہے -

اســد پاشا کی گــرفــتــاری

اسد پاشا

اسد پاشا کا ذکر معاملات البانیا کے ضمن میں انني مرتبہ آچکا ہے کہ بغیر کسي تمہید کے اسکا ذکر کرنا چاہیے -

یہ وهي شخص ہے جس نے اپنے تئیں البانیا کا پادشاہ تسلیم کرانا چاہا تھا ' اور اُسکے بعد دول یورپ کے اغراض کا رفیق و معاون هوگیا تھا - اسکي حیثیت ابتدا سے عجیب رهي ہے اور اسکے کاموں کا انداز بسا اوقات مبہم اور پیچیدہ رہا ہے - اسکے تمام ظاهری حالات بتلاتے هیں کہ وہ ایک دشمن اسلام ' عدو ... علیہ ' ملت فروش ' اور اغراض پرست شخص ہے - وہ محض اپني ذاتي غرض کیلیے خلافۃ علیہ کے دشمنوں کے قدموں پر گرا ' اور جیسا کہ ایسے خائنین ملت کا ایک هي نتیجہ هوا ہے ' پوري ذلت اور نامرادی کے ساتھہ اب ٹھکرا دیا گیا ہے -

لیکن اسکے ساتھہ هي اسکي زندگي کے متعلق بعض ایسي معلومات بھي حاصل هوتي هیں جن سے معلوم هوتا ہے کہ وہ گو ابتدا میں اسماعیل بے کي سي اغراض مفسدہ رکھتا ہو ' لیکن بعد میں ترکي کے ساتھہ پوشیدہ تعلقات رکھتا تھا ' اور انقلاب وزارت کے بعد اسکا پوزیشن یہ نظر آتا تھا کہ بظاهر تو دول کے اغراض کي حمایت کرے ' لیکن باطن میں اسکي سعي یہ هو کہ اگر ترکي کیلئے البانیا میں کوئي مفید پہلو باقي نہیں رہتا تو اقلاً ایک مسلمان اور عثماني رئیس کي پادشاهت تو قائم هوجاے -

لیکن اسکے بعد اسکے اعمال میں کیا اضطراب شروع هوا - وہ اُس وفد تبریک وخیر مقدم کا رئیس بنکر اٹھا جو نئے مسیحي فرمانروا کو لینے کیلیے البانیا سے روانہ هوا تھا -

اب تازہ انقلابات یہ هیں کہ اسٹریا کا ایک جہاز یکایک پہنچا اور اسد پاشا کو مع اسکي بیوی کے گرفتار کرکے نیپلز پہنچا دیا - وهاں اُسے حلف اُٹھانا پڑا ہے کہ البانیا کے معاملات میں دخل نہ دیگا -

مـظـالــم البـانـیـا

لیکن اس واقعہ سے بھي زیادہ دلخراش اور هوش افگن خبر ان وحشیانہ مظالم کي ہے جو البانی مسلمانوں پر عیسائیوں نے شروع کر دیے هیں -

قاعدہ ہے کہ جب انسان بہت رو لیتا ہے تو اُسکے آنسو خشک هو جاتے هیں - یہي حال اب مسلمانان عالم کا بھي هوگیا ہے - طرابلس اور بلقان کے مظالم پر اسقدر آنسو بہہ چکے هیں کہ اب ان وحشت انگیز اور حواس پاش مظالم کو سنکر سمجھہ میں نہیں آتا کہ کس طرح ماتم کریں ' اور کن لفظوں کے ساتھہ فرزندان توحید کے اس قتل عام پر آنسو بہائیں ؟

یہ خبریں ریوٹر ایجنسي کي هیں اور یہ کہنا ضروری نہیں کہ اصلیت سے کس قدر کم هونگي ؟ صدها مسلمانوں کو ایپرس میں قتل کیا گیا ہے - صلیب پر چڑھا یا گیا ہے - مکانونکو جلایا گیا ہے ' اور یہ سب کچھہ هوا ہے جو اس نئي مسیحي کروسیڈ کي درندگي اور سبعیت کي مشہور و مسلمہ خصوصیات هیں -

کل کي خبر ایک نئے انقلاب حالت کا غیر متوقع طور پر یقین دلاتي ہے کچھہ عجب نہیں کہ البانیہ کے مسئلے میں ایک عظیم الشان اور حیرت انگیز تبدیلي پیدا هو جاے - معلوم هوتا ہے کہ کئي هزار مسلمانوں نے عاجز آکر اعلان جنگ کردیا ہے ' اور کہدیا ہے کہ یا تو انہیں ترکي کي حکومت دی جاے - یا ایک مسلمان پادشاہ - پرنس لوید انک جہاز میں پناهگزیں ہے -

آہ ' جبکہ خون کے سیلاب بہہ چکے ' جبکہ یورپ سے اسلام کا قافلہ نکل چکا ' جبکہ دولہ عثمانیہ کے آخری نقش قدم مٹ چکے ' تو اب البانیا کے نا عاقبت اندیش اور فریب خوردہ مسلمانوں کو ترکي ' مظلوم اور بیکس ترکي یاد آئي !!

مسئـلـۂ مساجـد و قبـور لشکر پور

آج کي اشاعت میں هم تمام مساجد لشکر پور کا ایک مرقع شائع کرتے هیں جو خاص طور پر عکس لیکر هم نے طیار کیا ہے - تا کہ ابدي هیئت مقدسہ نظروں میں محفوظ اور دلوں پر منقش هو جاے ' اور آئندہ انکي هستي کے متعلق کوئي فریب اور غلط بیاني کام نہ دیسکے

ان میں پہلي تصویر اس قطعۂ زمین کو پیش کرتي ہے جسمیں کہ تمام مسجدیں واقع هیں - بقیہ تصویریں اُن مساجد کي هیں جو اس قطعہ اور اسکے حوالي میں واقع هیں - جس مسجد کي برجیاں گرائي گئي هیں ' وہ بھي ان میں موجود ہے - ناظرین اُسے بہ یک نظر پہچان لینگے -

همیں معلوم هوا ہے کہ هز ایکسلنسي لارڈ کارمائیکل عنقریب کلکتہ تشریف لانے والے هیں - اب بھي وقت هاتھہ سے نہیں گیا ہے اور فرصت باقي ہے - اگر انہوں نے کسي وجہ سے انجمن کے ڈیپوٹیشن کي ملاقات ضروري نہ سمجھي ' تو کم از کم اس موقعہ هي پر وہ لشکر پور کو ملاحظہ فرما کر مسلمانوں کي خواهشوں کو معلوم کرسکتے هیں ' اور اس آنے والي مصیبت کو تدبر و دانشمندي سے دور کرسکتے هیں جو مسلمانوں اور حکومت ' دونوں کیلیے یکساں طور پر درد انگیز ہے - الهلال ابتدا سے اتمام حجت کے تمام مراحل طے کر رہا ہے - اور اب بھي آخري علاج کا گورنمنٹ کو مشورہ دیتا ہے !

صحت النسـاء و محـافظ الصبیـان

طب جدید اور اپنے چالیس سالہ ذاتي تجربے کي بناپر دو کتابیں تیار کی هیں - صحت النساء میں مستورات کے امراض اور محافظ الصبیان میں بچوں کي صحت کے متعلق مؤثر تدابیر سلیس اردو میں چکنے کاغذ پر خوشخط طبع کرائي هیں - ڈاکٹر کرنیل زید احمد صاحب نے بہت تعریف لکھہ کر فرمایا ہے کہ یہ دونوں کتابیں هر گھر میں هوني چاهیں ' اور جنابہ هر هائینس بیگم صاحبہ بھوپال دام اقبالہا نے بہت پسند فرما کر کثیر جلدیں خرید فرمالي هیں - بنظر رفاہ عام چھہ ماہ کے لیے رعایت کي جاتي ہے - طالبان صحت جلد فائدہ اٹھالیں -

صحت النساء اصلی قیمت ۱ روپیہ - ۱۰ آنہ - رعایتی ۱۲ آنہ
محافظ الصبیان ' اصلي قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ - رعایتي ۱ روپیہ -

ملنے کا پتہ :- ڈاکٹر سید عزیز الدین گورنمنٹ پنشنر میڈیکل افیسر دو جانہ - ڈاکخانہ بھري ضلع رهتک -

مساجد مقدس لشکرپور

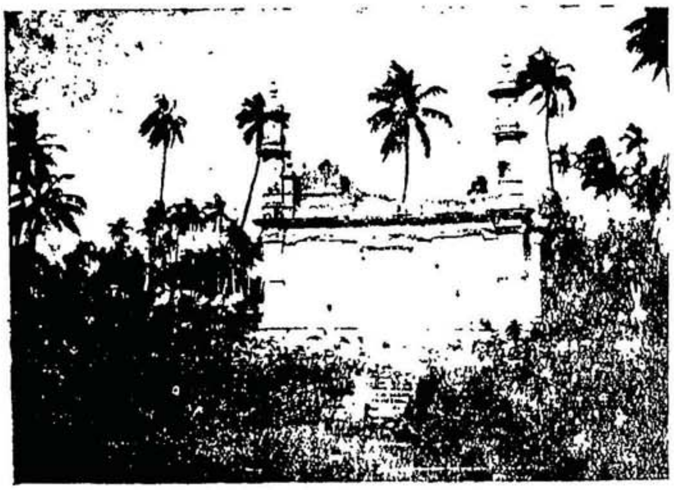

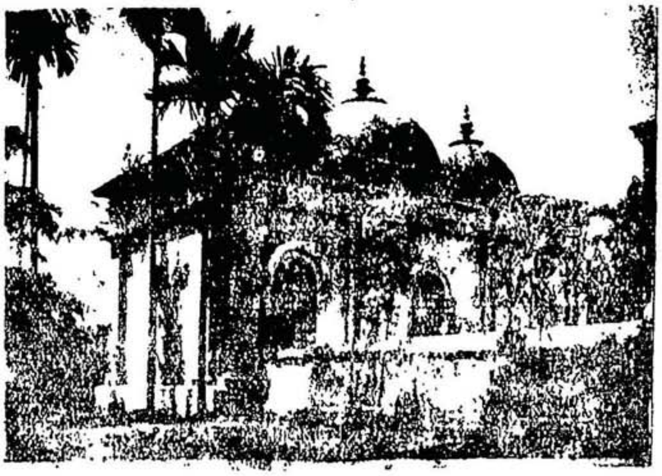

الهـلال

یکم رجب ۱۳۳۲ هجري

اسئلة واجوبتها

واقعۂ ایـلاء و تخییـر

حـدیث ، تفسیـر ، اور سیـرة کـي ایـک مشتـرک بحث

گذشته اشاعت کے مقالۂ افتتاحیه کے بعد

(اصل مسئلـۂ مسئـوله عنهـا)

یهاں تـک تو صرف اس ٹکرے کا جواب تها جو جناب نے احادیث کے اعتماد و عدم اعتماد کي نسبت دریافت فرمایا تها' اور جو ضمناً اصول رد و دفاع منکرین اسلام کے متعلق ایک نهایت اهم اور وقت کي بحث تهي - اب آپکے اصل سوال کي طرف متوجه هوتا هوں -

آپکے نوجوان دوست نے مسیحي معلم کے جس واقعه کو اپني معاندانه و ابلیسانه تحریف و اضافه کے ساتهه پیش کیا هے' وه در اصل آنحضرة صلے الله علیه و سلم کي حیات مبارک کے اس واقعه سے تعلق رکهتا هے جو کتب تفسیر و سیرة میں " واقعۂ ایلاء و تخییر " کے نام سے مشهور هے -

(۱) " ایلاء " اصطلاح فقه و حدیث میں شوهر اور بیوي کي اس علحدگي کو کهتے هیں جو بغیر طلاق کے عمل میں آے اور جسکي صورت یه هے که شوهر غصه کي حالت میں کوئي قسم کها بیٹهے که میں اپني بیوي کے پاس نه جاؤنگا - اسکا ماخذ قران کریم کي یه آیة کریمه هے :

للـذین یولـون مـن نسائهـم تـربص اربعـة اشهـر ' فان فاءو ' فان الله غفـور رحیم - و ان عزموا الطـلاق فان الله سمیع علیم (بقر: ع - ۲۸)	جو لوگ اپني بي بیوں کے پاس جانے کي قسم کها بیٹهیں' اُن کیلیے چار مهینے کي مهلت هے - اگر اس عرصے میں رجوع کر لیں تو الله بخشنے والا مهربان هے' اور اگر طلاق کا اراده کر لیں تو بهي الله سننے والا اور سب کچهه جاننے والا هے !

اس آیة کریمه سے معلوم هوا که جو لوگ ایلاء کریں یعنے اپني بیوي سے علحدگي کي قسم کها بیٹهیں ' انهیں چار مهینے کے اندر ملاپ کرلینا چاهیے - اگر انهوں نے ایسا کیا تو ایلاء ساقط هوجائیگا - البته قسم کا کفاره دینا پڑیگا - اس امر میں اختلاف هے که اگر شوهر نے چار ماه کے اندر رجوع نه کیا تو محض ایلاء کي مدت کے اختتام سے طلاق پڑجائیگي یا نهیں ؟ احادیث صحیحه سے ثابت هے که اس صورت میں بهي طلاق نهیں پڑتي اور عورت مرد سے نهیں چهوٹتي - اگر مرد عورت کو بالکل معلق چهوڑ دینا چاهیگا ' تو اُسے قید رکها جائیگا - یهاں تـک که وه عورت کي طرف رجوع کرے یا طلاق دیکر فیصله کرے - مگر فقهاے حنفیه کے نزدیک محض انقضاے مدت هي عورت کے حق میں طلاق بائنه هے -

(۲) آنحضرة صلی الله علیه و سلم کي زندگي میں بهي ایک مرتبه ایلا کي صورت پیش آئي - آپنے عهد فرمایا تها که ایک ماه تـک ازواج مطهرات سے کوئي تعلق نه رکهیں گے - واقعۂ ایلاء سے یهي واقعه مقصود هے اور یهي شان نزول هے آیات سورۂ تحریم کا -

(۳) یه واقعه به تفصیل صحاح سته میں موجود هے ' اور علی الخصوص صحیحین کے مختلف ابواب و کتب میں متعدد رواة و اسانید سے بیان کیا گیا هے - چونکه اس واقعه کي مختلف حیثیتیں تهیں اور مختلف قسم کے احکام اس سے نکلتے تهے ' اسلیے حضرة امام بخاري (رضي الله عنه) نے اپني عادت کے مطابق مختلف ابواب میں اسے درج کیا هے' اور مختلف احکام نکالے هیں - ابواب نکاح و طلاق اور ایلاء میں تو اصلي حیثیت سے آیا هے ' مگر کتاب التفسیر میں به ضمن سورۂ تحریم کیونکه اُسکا شان نزول بهي واقعه هے -

میں نے ان تمام ابواب کي احادیث پیش نظر رکهه لي هیں - نیز صحیح مسلم ' بقیه کتب صحاح ' تفسیر امام طبري ' ابن کثیر ' اور در منثور ' بهي سامنے هیں - صحیحین کي شروح میں سے فتح الباري ' عیني ' اور نووي شرح مسلم بهي پیش نظر هیں - ان سب سے جو مشترک اور صحیح واقعه ثابت هوتا هے پہلے اُسے بیان کرتا هوں - اُسکے بعد آپکے پیش کرده واقعه کي نسبت مع بعض اهم متعلقه مباحث کے عرض کرونگا -

(ازواج مطهـرات کا مطـالبه)

(۴) اگر کسي مدعي انسان کي زندگي کے حالات و واقعات اُسکي صداقت و تقدس کیلیے معیار هوسکتے هیں' تو اس آسمان کے نیچے وهي الحقیقت ایک هي انساني زندگي هے جسکے سوانح و حالات میں سے هر سے اُسکي صداقت و ربانیت کیلیے معجزات قاهره و براهین قاطعه هیں - یعني : محمد رسول الله ' و الذین معه !

جس وجود اقدس کے ظهور نے دنیا کي بڑي بڑي شهنشاهیوں کو نابود کر دیا ' جسکي هیبت الهي اور سطوت رباني کے آگے تاجداران عالم کے تخت اُلٹ گئے ' جسکے غلاموں کے سامنے کسری کا خزانه آنے والا ' اور قیصر کا خراج پهنچنے والا تها ' جو اپني حیاة طیبه هي کے اندر عرب و یمن کي شهنشاهي کو اپنے قدموں پر دیکهتا تها ' اور وهي الحقیقت جسکے لیے دنیا کے تمام خزانے اور طاقتیں وقف ' اور جسکي مرضي کیلیے رب السماوات و الارض کي تمام پیدا کرده قوتیں سر بسجود تهیں ' با ایں همه اُس نے خود اپنے لیے جو دنیوي زندگي اختیار کي تهي ' اسکا حال یه تها که تمام عمر کبهي بهي دونوں وقت شکم سیر هو کر غذا تناول نه فرمائي ' اور دو دو دن تـک آپکے حجره فقر میں غذا کي طیاري کے نشانات یکسر معدوم و مفقود رهے ! صلی الله علیه و علی اله و اصحابه و سلم !

اس بارے میں تصریحات سیرة و احادیث اسدرجه مشهور هیں که یهاں دهرانے کي ضرورت نهیں - بسا اوقات ایسا هوتا تها که مهمان آجاتے تهے اور آپکا مطبخ کئي کئي وقتوں سے بالکل سرد هوتا تها - حضرة عائشه فرماتي هیں : مجهے یاد نهیں که کوئي دن آنحضرة پر ایسا گذرا هو که صبح و شام ' دونوں وقت شکم سیر هوکر غذا میسر آئي هو !

اس روح الهي اور پیکر صفات رباني کي غذا اس خاکدان ارضي پر نه تهي جسکي اُسے آرزو اور جستجو هوتي - اسکا سفرۂ لذائذ و نعائم وهاں بچهتا تها جهانکے لیے جسم کي تشنگي آب زلال ' اور معده کي بهوک غذاے حیات هے کا :

ابیت عند ربي ' یطعمني ویسقیني (رواه البخاري)	میں اپنے پروردگار کے هاں شب باش هوتا هوں ' جو مجهے کهلاتا هے اور سیراب کرتا هے !

ابتدائي فتوحات اسلامیه کا دائره روز بروز وسیع هوتا جاتا تها ' اور مال غنیمت اس کثرت اور افراط سے آتا تها که اسکا صرف ایک

حصه پاکر عام مسلمان خوشحال و صاحب مال بن جاتے تھ ' مگر خود اس سلطان کونین اور محبوب رب المشرقین کو ایک فقیر الحال زندگي کي بھي ضروریات وما یحتاج حاصل نه تھیں !

(۵) ان حالات کو صحابۂ کرام دیکھتے تھ ' اور جوش محبت وجاں نثاري سے بیقرار ھو جاتے تھ - سب سے زیادہ اسکا اثر آپکي ازواج مطہرات پرپڑتا تھا ' جنھوں نے گو دنیوي جاہ و جلال پر اس محبوب رب العالمین کے حجرۂ فقر و فاقه کو ترجیح دي تھي ' تاھم وہ انسان تھیں ' انساني خواھشیں اور ضرورتیں رکھتي تھیں - عیش و آرام کے ساز و سامان نسہي ' لیکن ایک فقیر سے فقیر زندگي کیلیے بھي کچھه نه کچھه سامان حیات و منزل کي ضرورت ھوتي ھ ؟ اسکا خیال تو انھیں ضرور ھونا تھا - اُن میں سے اکثر بي بیاں ایسي تھیں جو امارت و ریاست کے گھروں میں پرورش پا چکي تھیں ' اور انکے ماں باپ امرا و روٴساء وقت میں محسوب تھ - حضرت صفیه خیبر کے امیر اعظم کي صاحب زادي تھیں جو ایک طرح کا شاھي اقتدار رکھتا تھا - حضرۃ ام حبیبـه ابو سفیان کي صاحبزادي تھیں جو اپنے عہد میں جمہوریت حجاز کا پریسیڈنٹ تھا اور قریش کي پوري ریاست رکھتا تھا - اسي طرح حضرۃ جویریه ایک بڑے قبیله کے رئیس وقت کي بیٹي تھیں جس کا نام غالباً (اس وقت ٹھیک یاد نہیں) نبو المصطلق تھا ' حضرۃ عائشه اور حضرۃ حفصه بھي ایسے گھروں میں پرورش پائي ھوئي تھیں جنھوں نے گو اپنے مال و متاع کو راہ محبت الہي میں لٹا دیا ھو ' مگر صاحب مال و جاہ اور دارائے شوکت و احتشام ضرور تھ - یعنی حضرۃ ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی الله عنهما -

یه تمام خواتین محترمه آنحضرۃ کے گھر میں آئیں اور اپنے قدیمي شان و شکوہ دنیوي کو انکی عظمت و سطوت روحاني کے آگے بھول گئیں ' تاھم وہ بشر تھیں اور ضرورتیں رکھتي تھیں ' ھر بیوي کو دوسري بیوي کے مقابله میں اقتضاے طبیعۃ نسالیۃ سے اپني حالت کي بہتري و رفعت کا بھي خیال ھوتا تھا - عام مسلمانوں اور صحابه کو مال و متاع غنیمت سے آسودہ حال دیکھتي تھیں اور مال غنیمت میں اپنے لیے کچھه نه پاتي تھیں - ان تمام حالات کا قدرتی نتیجه یه تھا که انھیں اپني تنگ دستي اور عربت و فقر کا احساس ھوتا ' اور جو شہنشاہ تمام دنیا کو سب کچھه دے رھا تھا ' اس سے کچھه نه کچھه اپنے لیے بھي مانگتیں - علی الخصوص جبکه اسکي محبت و عشق کا ان میں سے ھر ایک کو ناز تھا ' اور جو کچھه اپنے لیے مانگنے والي تھیں ' وہ بھی در اصل اسي کے لیے طلب کرنا تھا -

(۶) چنانچه ازواج مطہرات کے طرف سے آپ پر توسیع نفقه کیلیے تقاضے شروع ھوئے ' اور ایک مرتبه تمام بي بیوں نے ملکر زور ڈالا که ھماري حالت اس فقر و غربت میں کیسے بسر ھوسکتي ھ ؟ آپکو سب کا خیال ھ مگر خود اپنے گھر کا خیال نہیں - ھماري ضرورتوں کے پورا کرنے کا بھي کچھه سامان کیجیے -

(۷) یه مطالبه اگرچه تمام بي بیوں کي طرف سے تھا مگر دو بي بیوں نے خاص طور پر باھم ایکا کرکے زور ڈالا تھا که ھماري معروضات پوري کي جائیں - چنانچه انھي کي نسبت سورۂ تحریم کي یه آیۃ نازل ھوئي :

ان تتوبا الی الله فقد صغت قلوبکما ' و ان تظاھرا علیـه فان الله ھو مولاہ وجبریل وصالح المومنیـن والمـلایکۃ بعد ذالـک ظھیـر -	اگر تم دونوں خدا کي طرف رجوع کرو تو یه تمھارے لیے بہتر ھ کیونکه تمھارے دل مائل ھوچکے ھیں ' اور اگر رسول الله کے مقابله میں ایکا کرو گے تو جان لوکه خدا انکا مدد گار ھ - جبریل اور نیک مسلمان بھی انھي کے ساتھه ھیں ' اور سب کے بعد ملائکۂ الہي بھي انھي کے مددگار ھیں !

اس ایۃ میں تثنیه کا صیغه " ان تتوبا " اور " قلوبکما " میں آیا ھ جس سے معلوم ھوتا ھ نه ایکا کرنے والیں دو بي بیاں تھیں ' لیکن نام کي تصریح نہیں ھ - اس بارے میں اختلافات حدیث کا ذکر آگے آلیگا ' لیکن ارجح خبر یہي ھ که وہ دو بي بیاں حضرۃ عائشه اور حضرۃ حفصه تھیں ' جیسا که خود حضرۃ عمر نے حضرۃ ابن عباس سے فرمایا -

(۸) غرضکه ازواج مطہرات کا یه مطالبه غیر معمولي طور پر سخت ھوا اور آنحضرۃ کے سکون خاطر اور حیات فقر و استغنا پر بہت بار گذرا - انکي زندگی روحانی استغراق اور اصلاح عالم و انسانیۃ کے مہمات مقاصد سے اس طرح لبریز تھی که اسمیں اس فکر مال و اسباب دنیوي کو گنجایش نہیں ملسکتي تھي -

(شان نزول لم تحرم ما احل الله)

(۹) اسي اثنا میں ایک اور رنجدہ واقعه بھي پیش آیا جوگو ایک بالکل علحدہ اور مستقل واقعه ھ ' مگر اسکے امتزاج و خلط نے واقعه ایلا میں پیچیدگیاں پیدا کر دي ھیں - یعنی سورۂ تحریم کي ان ابتدائي آیات کا شان نزول :

یا ایها النبي لم تحرم ما احـل الله لـك ' تبتـغـي مـرضـات ازواجك ؟ و الله غفـور رحیـم - قد فـرض الله لکم تحلـۃ ایمـا نکم ' و الله مولاکم ' وھو العلیم الحـکیـم (۶۶ : ۱)	اے پیغمبر ! تم اپني بیویوں کي خوشي کیلیے اس چیز کو اپنے اوپر کیوں حرام کرتے ھو جو الله نے تمھارے لیے حلال کر دي ھ ؟ اللـه تو بخشنے والا مہربان ھ - بیشک الله نے تمھارے لیے یه فرض کردیا ھ که اپني قسموں کو کھولدو - وہ تمھارا دوست ھ . اور سب باتوں کو جاننے والا اور انکي حکمتوں پر نظر رکھنے والا !

ان آیات کریمه سے معلوم ھوتا ھ که آنحضرۃ صلی الله علیه و سلم نے کوئي ایسي بات اپنے اوپر حرام کرلي تھي جو الله کے طرف سے حلال تھي ' اور اسکے لیے کوئي قسم بھی کھا لي تھي - نیز یه که صرف اپني ازواج کي خوشي کیلیے ایسا کیا تھا -

(۱۰) وہ کیا بات تھي ؟ کس بات کیلیے قسم کھالي تھي ؟ ازواج کي خوشي کو اُس سے کیا تعلق تھا ؟ ان سوالات کے جوابات احادیث سے ملتے ھیں ' اور اسي کے متعلق وہ بعض روایات کتب تفسیر و سیر میں درج ھوگئی ھیں جنکو ایک مسخ و بدنما شکل میں اعداء اسلام نے بیان کیا ھ اور جسکي نسبت آپنے دریافت فرمایا ھ -

تفصیلی بحث اُن روایات مختلفه پر آگے آلیگي - یہاں صرف اصلي اور محقق واقعه کو بیان کر دیتا ھوں -

بخاري و مسلم کے ابواب نکاح و طلاق و تفسیر میں یه واقعه بالکل صاف اور غیر پیچیدہ موجود ھ -

ان احادیث کا خلاصه یه ھ که آنحضرۃ کا قاعدہ تھا - عصر کے بعد ازواج مطہرات کے ھاں تھوڑي تھوڑي دیر کیلیے تشریف لایا کرتے تھ - ایک بار آپ کئي دن تک حضرۃ زینب کے ھاں معمول سے زیادہ بیٹھ - حضرۃ عائشه نے اسکا سبب دریافت کیا - معلوم ھوا که آپکو شہد اور شیریني بہت پسند ھ - حضرۃ زینب کے پاس کہیں سے شہد آگیا ھ - وہ آپکي خدمت میں پیش کرتي ھیں - اسکے تناول فرمانے میں معمول سے زیادہ دیر ھو جاتی ھ -

رشک اور غیرت محبت جنس اُناث کا وہ فطري جذبه ھ جس کے آگے کسي جذبے کي نہیں چلتي - حضرۃ عائشه کو یه معلوم کرکے باقتضاء ضعف بشریت رشک ھوا - وہ سمجھه گئیں که حضرۃ زینب نے یه تدبیر آنحضرۃ کو زیادہ عرصے تک ٹھرانے کي نکالي ھ - پس کوئي نه کوئي تدبیر اسکے توڑ کی بھی کرنی چاھیے - انھوں نے ایک تدبیر سوچی اور حضرۃ حفصه بھی اسمیں شریک

هوگئیں - قرار پایا کہ آنحضرة جب وهاں سے آٹهکر همارے یہاں آئیں تو کہنا چاهیے کہ آپکے منهہ سے مغافیر کی بو آتی ہے - مغافیر ایک قسم کا درخت هوتا ہے جسکے پهولوں سے عرب کی مکهیاں رس چوس کر شہد جمع کرتي هیں - اسکا پهل لوگ کهاتے بهی هیں مگر اسکي بو اچهی نہیں هوتی -

اسکے بعد اس تدبیر کی آور بی بیوں کو بهی خبر دیدي گئی اور وہ بهی اسمیں شریک هوگئیں -

چنانچہ آنحضرة حسب معمول جب حضرة حفصہ کے هاں تشریف لے تو انهوں نے کہا : کیا آپنے مغافیر کهایا ہے ؟ آپنے فرمایا نہیں - اسپر انهوں نے کہا کہ آپکے منهہ سے تو مغافیر کی بو آرهی ہے -

اور بي بیوں نے بهي مغافیر کي بو کا آنا ظاهر کیا - یہ دیکهہ کر آپنے قسم کهالي کہ آئندہ شہد نہ کهاؤنگا - شہد ایک حلال غذا تهي اور اسکے نہ کهانے کي قسم کهانا ایک حلال شے کو اپنے اوپر حرام کرلینا تها - پس سورۂ تحریم کي یہ آیت نازل هوئي کہ " لم تحرم ما احل اللہ لك ؟ " آپ اس شے کو کیوں اپنے اوپر حرام کرتے هیں جو خدا نے آپکے لیے حلال کردي ہے ؟

یہ واقعہ خود حضرة عائشہ کي روایت سے امام بخاري نے کتاب الطلاق اور کتاب التفسیر سورہ تحریم میں درج کیا ہے :

قالت (عائشہ) : کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم یشرب عسلا عند زینب ابنة جحش و یمکث عندها ' فواطیت انا و حفصہ عن ایتنا دخل علیها فلتقل لہ اکلت مغافیر؟ انی اجد ریح مغافیر - قال لا و لکني کنت اشرب عسلاً عند زینب فلن اعود لہ و قد حلفت - لا تخبري بذالك - (بخاري کتاب التفسیر جزء ۹ - صفحہ ۱۵۶ مطبوعہ مصر)	حضرة عائشہ کہتي هیں : آنحضرة صلی اللہ علیہ و سلم زینب بنت جحش کے یہاں شہد نوش فرماتے اور دیر تک ٹهرتے - اسپر میں نے اور حفصہ نے یہ قرار داد کي کہ جب آنحضرة هم میں سے کسي کے یہاں اٹهکر آئیں تو کہیں کہ کیا آپنے مغافیر کها یا ہے ؟ اسکي بو آپکے منهہ سے آرهي ہے - چنانچہ ایسا هی کیا گیا - آنحضرة نے یہ سنکر فرمایا کہ مغافیر تو میں نے نہیں کهایا ' البتہ زینب کے هاں شہد کهایا ہے - اب میں قسم کهاتا هوں کہ آئندہ کبهي نہ کهاؤنگا - مگر تم اسکا ذکر کسي سے نہ کرنا -

لیکن بخاري کے باب الطلاق میں " هشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشہ " کي روایت سے ایک دوسري حدیث بهي موجود ہے ' جو اس سے زیادہ مفصل اور بعض جزئیات میں مختلف ہے - مثلاً حضرة زینب کي جگہ شہد کا کهانا خود حضرة حفصہ کے هاں بیان کیا ہے ' اور حضرت سودہ کي نسبت کہا ہے کہ سب سے پہلے انهوں نے مغافیر کي بو کي نسبت کہا تها - روایت بالا میں صرف حضرة عائشہ اور حفصہ کا ذکر ہے - لیکن اسمیں بیان کیا گیا ہے کہ آور بي بیوں کو بهي اسکي خبر دیدي گئي تهي ' اور انحضرة اس دن جسکے هاں تشریف لیگئے ' اس نے یهي بات کہي کہ مغافیر کي بو آتي ہے - ایسا هونا درایتاً بهي ضروري معلوم هوتا ہے - اکثر بي بیوں نے ملکر فرداً فرداً کہا هوگا ' جبهي تو آپنے قسم کها لي - ورنہ صرف ایک بي بي کے کہنے سے قسم کها لینا مستبعد معلوم هوتا ہے - هم نے بعض ضروري جزئیات اس روایت سے بهي لیلي هیں اور سب کا مشترک ماحصل بیان کردیا ہے - حافظ ابن حجر نے فتح الباري میں اس اختلاف پر نہایت عمدہ بحث کي ہے اور وجوہ تطبیق بیان کردیے هیں - خوف طوالت سے هم نقل نہیں کرسکتے (دیکهو فتح الباري جلد ۹ - صفحہ ۳۲۹ مطبوعہ مصر)

(واقعہ " واذا اسرالنبي ")

علیہ و سلم نے اپني بعض ازواج سے کوئي راز کي بات فرمائي اور تاکید کردي کہ اسکا ذکر اور کسي سے نہ کرنا - لیکن اُن سے ضبط نہوسکا اور ایک دوسري بیوي سے ذکر کردیا - اسي کے متعلق سورہ تحریم کي یہ آیت نازل هوئي :

واذا اسرالنبي الي بعض ازواجہ حدیثاً ' فلما نبأت بہ واظهرہ اللہ علیہ عرف بعضہ و اعرض عن بعض ' فلما نباها بہ قالت من انباک هذا؟ قال نباني العلیم الخبیر !	اور جبکہ پیغمبر نے اپني بعض بیویوں سے ایک راز کي بات کہي اور اُس نے فاش کردي ' اور خدا نے پیغمبر کو اس کي خبر دیدي تو انهوں نے اسمیں سے کچهہ حصہ بیان کیا اور کچهہ چهوڑ دیا - یہ سنکر اس بیوي نے پوچها کہ آپکو کس

نے اسکي خبر دي ؟ فرمایا کہ اُس خدا نے جسکے علم اور خبرة سے کوئي بات پوشیدہ نہیں !

بخاري و مسلم کي تمام روایات کے جمع کرنے سے واضح هوتا ہے کہ " بعض از واجہ " سے یہاں مقصود حضرة حفصہ هیں - انهوں نے هی حضرة عائشہ سے راز کہدیا تها - اسمیں بعض جزئی وہ اختلافات بهي هیں جن پر حافظ ابن حجر نے مفصل بحث کي ہے - لیکن محقق و راجح یهي ہے کہ حضرة حفصہ اور حضرت عائشہ هي سے اسکا تعلق ہے - جن حضرات کو یہ بحث تفصیل سے دیکهنا هو وہ فتح الباري جلد (۹) شرح کتاب الطلاق - صفحہ (۳۲۹) کو ملاحظہ فرمالیں - هم اختصار کیلیے مجبور هیں - البتہ اس واقعہ کے بعض اهم متعلقات و مباحث آگے آئینگے -

(عہد ایلاء اور سي روزۂ علحدگی)

(۱۲) غرضکہ توسیع نفقہ کیلیے تمام ازواج نے متفق هوکر اصرار کرنا شروع کیا - آنحضرة (صلعم) کے استغراق روحاني پر یہ دنیا طلبي اسقدر شاق گذري کہ آپنے عہد کرلیا کہ ایک ماہ تک تمام بیویوں سے کوئي تعلق نہ رکهونگا -

جب کچهہ زمانہ اس علحدگي پر گذر گیا تو صحابۂ کرام کو سخت تشویش هوئي - اُن میں سے اکثر کو خیال هوا کہ عجب نہیں آپنے تمام ازواج کو طلاق دیدي هو - مگر هیبت نبوت و سطوة رسالت اجازت نہیں دیتي تهي کہ اس بارے میں آپسے سوال کیا جاے ' حتی کہ خواص صحابہ و مقربین بارگاہ رسالت بهي دم بخود اور خاموش تهے -

(۱۳) سوء اتفاق یہ کہ اسي زمانے میں آپ گهوڑے سے گر پڑے اور ساق مبارک پر زخم آ گیا - اسکي تکلیف چلنے پهرنے سے مانع تهي ' اسلیے کئي روز تک آپ بالا خانے سے اُتر کر مسجد میں بهي تشریف نہ لاسکے - صحابہ دریافت حال کو آے تو وهیں بیٹهکر نماز پڑهائي -

جب ایک مہینے کے قریب مدت اسي حالت میں گذر گئي تو صحابہ کي تشویش اور زیادہ بڑهگئي ' اور ان حالات کو دیکهکر اکثروں کو یقین هوگیا کہ آپنے طلاق دیدي ہے ' اور اب ازواج مطہرات سے نہیں ملیں گے -

(حدیث عمر فاروق رض)

(۱۴) یہ حالت کیونکر ختم هوئی ؟ کس کي جرأت محبت و نیاز نے اس تشویش کا خاتمہ کیا ؟ اور کیونکر آیة تخییر نازل هوئي ؟ ان تمام سوالوں کا مفصل جواب اُس مشرح و مطول روایت میں ہے جو حضرة عمر فاروق رضي اللہ عنہ سے صحیحین میں منقول ہے - هم مناسب سمجهتے هیں کہ وہ پوري حدیث یہاں نقل کردیں ' اور خود حضرة فاروق کي زباني اس تمام واقعہ کو معلوم کیا جاے - یہ روایت صحیح بخاري میں مختلف طریقوں سے مروي ہے ' اور مختلف ابواب میں اس سے استخراج نتائج و معارف کیا گیا ہے - امام مسلم نے بهي چار مختلف طریقوں سے کتاب الطلاق میں درج کی ہے - بالاتفاق اسکے راوي اول حضرة عبد اللہ ابن عباس هیں ' اور انسے عبید بن حنین ' سماک ابي زمیل ' اور عبید اللہ

متفق علیہ روایت عبید اللہ بن حنین کي ہے جو حضرة عباس کے غلام تھے - ہم اُسی روایت کو یہاں پہلے نقل کر دیتے ہیں :

" عن عبید بن حنین انه سمع ابن عباس رضی الله عنهما یحدث - انه قال: مکثت سنة ارید ان اسال عمر بن الخطاب عن اية فما استطیع ان اسأله هیبة له' حتی خرج حاجا فخرجت معه' فلما رجعت و کنا ببعض الطریق' عدل الی الاراک لحاجة له - قال: فوقفت له حتی فرغ ثم سرت معه' فقلت یا امیر المؤمنین! من اللتان تظاهرتا علی النبی صلی الله علیه وسلم من ازواجه؟ فقال تلك حفصة و عائشة - قال: فقلت والله ان کنت لارید ان اسالك عن هذا منذ سنة' فما استطیع هیبة لك - قال: فلا تفعل ما ظننت ان عندی من علم فاسالنی' فان کان لی علم خبرتك به - قال ثم قال عمر: والله ان کنا فی الجاهلیة ما نعد للنساء امراً حتی انزل الله فیهن ما انزل' و قسم لهن ما قسم' قال: فبینا انا فی امر اتامره اذ قالت امراتی لوصنعت کذا و کذا قال: فقلت لها ما لك و لما ههنا فیما تکلفك فی امر اریده' فقالت لی عجباً لك یا ابن الخطاب! ما ترید ان تراجع انت و ان ابنتك لتراجع رسول الله صلی الله علیه و سلم حتی یظل یومه غضبان! فقام عمر فاخذ رداءه مکانه حتی دخل علی حفصة' فقال لها یا بنیة! انك لتراجعین رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی یظل یومه غضبان؟ فقالت حفصة: والله انا لنراجعه' فقلت تعلمین انی احذرك عقوبة الله و غضب رسوله صلی الله علیه وسلم - یا بنیة لا تغرنك هذه التی اعجبها حسنها حب رسول الله صلی الله علیه وسلم ایاها (یرید عائشة -) قال: ثم خرجت حتی دخلت علی ام سلمة لقرابتی منها فکلمتها' فقالت ام سلمة: عجباً لك یا ابن الخطاب! دخلت فی کل شی حتی تبتغی ان تدخل بین رسول الله صلی الله علیه وسلم و ازواجه؟ فاخذتني والله اخذا کسرتنی عن بعض ما کنت اجد - فخرجت من عندها و کان لی صاحب من الانصار اذا غبت' اتانی بالخبر' و اذا غاب کنت انا آتیه بالخبر' و نحن نتخوف ملکا من ملوک غسان ذکرلنا انه یرید ان یسیر الینا فقد امتلات صدورنا منه - فاذا صاحبی الانصاری یدق الباب - فقال افتح افتح فقلت جاء الغسانی؟ فقال بل اشد من ذلك - اعتزل رسول الله صلی الله علیه وسلم ازواجه - فقلت رغم انف حفصة و عائشة - فاخذت ثوبی فأخرج حتی جئت فاذا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مشربة له یرقی علیها بعجلة و غلام لرسول الله صلی الله علیه وسلم اسود علی راس الدرجة - فقلت له قل هذا عمر بن الخطاب فاذن لی - قال عمر: فقصصت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا الحدیث' فلما بلغت حدیث أم سلمة' تبسم رسول الله صلی الله علیه وسلم - و انه لعلی حصیر ما بینه و بینه شی' و تحت راسه وسادة من ادم حشوها لیف و ان عند رجلیه قرظاً مصبوباً و عند راسه اهب معلقة' فرایت أثر الحصیر فی جنبه فبکیت فقال یبکیك؟ فقلت یا رسول الله! ان کسری و قیصر فیما هما فیه وانت رسول الله! فقال اما ترضی ان تکون لهم الدنیا و لنا الا خرة؟ "

(خلاصۂ بیان)

لیکن اسی واقعہ کو امام بخاري نے کتاب العلم میں عبید اللہ بن ابی ثور کی روایت سے بھی درج کیا ہے - وہ جزئیات بیان میں زیادہ مشرح و مفصل ہے - علی الخصوص حضرت عمر اور آنحضرة کا مکالمہ زیادہ تفصیل سے اسمیں بیان کیا گیا ہے - امام مسلم کی روایات میں بھی بعض زیادہ تفصیلات ہیں - ہم بخوف طوالت کتاب العلم والی روایۃ کو نہیں نقل کرسکتے' مگر ان تمام روایات کو سامنے رکھکر انکا مشترک اور مربوط و مرتب خلاصہ باحتیاط درج کردیتے ہیں - بہ نسبت ایک ہی روایت کے ترجمہ کردینے کے یہ زیادہ مفید ہوگا - علاوہ اصل واقعہ کے جو ضمنی روشنی اس روایت سے آنحضرة کی سیرۃ طیبہ' فقر و استغنا' عورتوں کے حقوق اسلام کی حمایت حقوق نسواں' زنان عرب کی حالت میں انقلاب'

صحابہ کا عشق رسول' حضرة عمر کے مدارج علیہ اور راہ محبت رسول میں بیخودانہ سرشاري' اور اسی طرح کے بے شمار امور و مسائل پر پڑتی ہے' اسکے لحاظ سے بھی اس کا مفصل و جامع خلاصہ درج کرنا بہت ضروري تھا :

" حضرت عبد اللہ ابن عباس (رض) کہتے ہیں کہ میں سال بھر تک ارادہ کرتا رہا کہ حضرة عمر (رض) سے قرآن کریم کی ایک آیت کی نسبت پوچھوں' لیکن انکی ہیبت و رعب سے میری ہمت پست ہوجاتی تھي اور پوچھنے کي نوبت نہیں آتي تھي - ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ حضرة عمر حج کیلیے نکلے اور میں بھي انکے ہمراہ روانہ ہوا - جب حج سے فارغ ہوکر ہم لوگ واپس آ رہے تھے تو راستے میں ایک اچھا موقعہ گفتگو کا ہاتھہ آگیا اور میں نے اس مہلت کو غنیمت سمجھکر اپنے قدیمي ارادے کو پورا کرنا چاہا - میں نے عرض کیا کہ امیر المومنین! آنحضرة کي وہ کون دو بیویاں تھیں جنھوں نے اپنے مطالبات کیلیے ایکا کرکے آنحضرة پر زور ڈالا تھا' اور جس کا ذکر خدا تعالی نے " و ان تظاهرا علیه " میں کیا ہے؟

حضرة عمر نے فرمایا " عائشہ اور حفصہ " اسپر میں نے کہا کہ واللہ - میں ایک سال سے ارادہ کر رہا تھا کہ اس بارے میں آپ سے پوچھوں مگر آپکے رعب سے میري زبان نہیں کھلتي تھي -

حضرة عمر نے کہا: " اسکا کچھہ خیال نہ کرو - جو بات مجھے معلوم ہے میں بیان کرنے کیلیے موجود ہوں "

اسکے بعد حضرة عمر نے اس واقعہ پر ایک مفصل و مشرح تقریر کي - انھوں نے کہا کہ " ایام جاهلیة میں ہم لوگوں کا عورتوں کے ساتھہ یہ سلوک تھا کہ کسي طرح کے حقوق انہیں حاصل نہ تھے - ہم سمجھتے تھے کہ عورتیں کوئي چیز نہیں ہیں - لیکن جب اسلام آیا اور اللہ تعالی نے انکے حقوق کے متعلق آیات نازل کیں اور انکا حق ہم پر قرار پا یا' تو ہماري عورتوں کي حالت بالکل بدل گئي اور اپنا حق مانگنے میں وہ نہایت جري ہوگئیں -

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ کسی بات پر حسب عادت قدیمي میں نے اپني بیوي کو ڈانٹا اور باهم تکرار سي ہوگئي - اُس نے اُلٹ کر ویسا ھي جواب دیا اور سختي سے بات کی - میں نے کہا: تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ میری بات کا اسطرح جواب دیتے ہو؟ وہ بولی کہ سبحان اللہ! تم کیا ہو کہ میں تمہیں جواب نہ دوں - تمہاری بیٹی (حفصہ) تو خود رسول اللہ صلعم کو برابر کا جواب دیتی ہے - حتی کہ دن دن بھر انسے روٹھی رہتی ہے!

یہ سنکر میں نے اپنے دل میں کہا' یہ تو عجیب بات ہوئی - فوراً اٹھکر حفصہ (حضرة عمر کی صاحبزادی اور آنحضرت کی زوجۂ مطہرہ) کے پاس پہنچا اور پوچھا کہ بیٹی! کیا یہ سچ ہے کہ تم آنحضرة سے سوال جواب کرتی ہو اور دن دن بھر روٹھی رہتي ہو؟ اور کیا اور بیویاں بھي ایسا ھي کرتي ہیں؟ حفصہ نے کہا کہ ہاں بیشک ہم ایسا کرتے ہیں - مجھے سخت غصہ آیا اور میں نے کہ تجھے اللہ کي سزا اور اسکے رسول کے غضب سے ڈرنا چاهیے - رسول اللہ کي ناراضي عین خدا کي ناراضي ہے - یہ کیا ہے جو تم اسطرح انھیں ناراض کرتي ہو؟ تجھے حضرة عائشہ کی کوئی نظیر دیکھکر بھول نہ جانا چاهیے جس سے آنحضرة بہت محبت فرماتے ہیں - واللہ اگر انھیں میرا خیال نہوتا تو وہ تجھے طلاق دیچکے ہوتے - تجھکو جو کچھہ مانگنا ہو مجھسے مانگ - آنحضرت کو کیوں تکلیف دیتی ہے؟

اسکے بعد میں ام سلمہ (آنحضرة کی دوسري زوجۂ مطہرہ) کے ہاں آیا کیونکہ قرابت کی وجہ سے مجھے زیادہ موقعہ دریافت حال اور ملاقات کا حاصل تھا - میں نے انسے بھی وہ تمام باتیں کہیں جو اپنی بیٹی سے کہی تھیں - لیکن انھوں نے سنتے ھی جواب دیا کہ اے ابن خطاب! تمہاري حالت تو بڑي ھی عجیب ہے! تم ہر معاملے میں دخیل ہوگئے - اور اب یہ نوبت آگئی کہ رسول اللہ اور انکی بیویوں کے معاملے میں بھي دخل دینے لگے ہو؟

انھوں نے یہ بات اس زور سے کہی کہ مجھسے کوئی جواب نہ دیا گیا اور میں خاموش اُٹھکر چلا آیا -

اسی زمانے کا واقعہ ہے کہ میرے ہمسایے میں ایک انصاری رهتا تھا - ہم اور وہ دونوں باری باری ایک دن درمیان دیکر آنحضرة کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے - اور ایک دوسرے کو اپنی حاضریوں کے حالات سنا دیا کرتے تھے - یہ وہ وقت تھا کہ مدینہ میں دشمنوں کے حملوں کی ہر وقت توقع کی جاتی تھی اور خود مجھے ملوک غسان میں سے ایک پادشاہ کی طرف سے کھٹکا تھا کہ وہ حملہ کرنے والا ہے -

ایک دن رات کو میرے انصاری ہمسایے نے بالکل نا وقت دروازے پر دستک دی اور پکارا کہ دروازہ کھولو دروازہ کھولو! میں گھبرایا ہوا گیا اور پوچھا خیر ہے ' کیا غسانی مدینہ پر چڑھ آے ؟ اس نے کہا کہ نہیں ' مگر اس سے بھی بڑھکر حادثہ ہوا ' یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدی !

میں نے کہا کہ یہ سب کچھ حفصہ و عائشہ ہی کی ان باتوں سے ہوا ہوگا جو وہ آنحضرة کے ساتھ کیا کرتی تھیں - میں نے کپڑے پہنے اور سیدھا مدینہ پہنچا - انحضرة نماز صبح کے بعد بالاخانے پر تشریف لیگئے - مسجد میں لوگ بیٹھے تھے اور غمگین تھے - مجھسے صبر نہوا - بالا خانے کے نیچے آیا اور آنحضرة کے حبشی غلام سے کہا کہ میری اطلاع دو - مگر باریابی کی اجازت نہ آئی - کچھ وقفہ کے بعد پھر دوبارہ آیا اور غلام سے کہا کہ میری حاضری کیلیے اجازت طلب کرو - جب کچھ جواب نہ آیا تو مجھسے صبر نہوسکا - بے اختیارانہ پکار اُٹھا کہ شاید رسول اللہ خیال فرماتے ہیں کہ میں اپنی لڑکی حفصہ کی سفارش کرنے آیا ہوں - خدا کی قسم! میں تو صرف رسول اللہ کی رضا کا بندہ ہوں - اگر وہ حکم دیں تو خود اپنے ہاتھ سے حفصہ کی گردن ازادوں !

غرض اس بار اذن ملگیا اور میں بالاخانے کے اوپر پہنچا - کیا دیکھتا ہوں کہ سرور کائنات ایک کھری چارپائی پر لیٹے ہیں اور آپکے جسم اقدس پر بانوں کے نشان پڑگئے ہیں - گھر کے ساز و سامان کا یہ حال ہے کہ ایک طرف مٹھی بھر جو کے دانے پڑے ہیں - ایک کونے میں کسی جانور کی کھال رکھی ہے - دوسری کھال ایک طرف لٹک رہی ہے !

یہ حالت دیکھکر میرا دل بے قابو ہوگیا اور آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہوگئے - انحضرة نے فرمایا کہ عمر! تم روتے کیوں ہو؟ عرض کی کہ رونے کی اس سے زیادہ بات کیا ہوگی ؟ آج قیصر و کسری عیش و راحت کے مزے لوٹ رہے ہیں حالانکہ خدا کی بندگی سے غافل ہیں' مگر آپ سرور دو جہاں ہوکر اس حالت میں ہیں کہ گھر میں ایک چیز بھی آرام کی میسر نہیں اور کھری چارپائی کے نشان جسم مبارک پر نمایاں ہیں ! !

حضور نے فرمایا کہ ہاں ٹھیک ہے - لیکن کیا تم اس پر راضی نہیں کہ قیصر و کسری دنیا لیں اور ہمیں آخرت نصیب ہو؟

میں نے پوچھا کہ کیا حضور نے ازواج کو طلاق دیدی ؟ فرمایا نہیں- یہ سنتے ہی میں اسقدر خوش ہوا کہ میری زبان سے اللہ اکبر کا نعرہ نکل گیا - پھر میں نے آپکی تفریح خاطر کیلیے عرض کیا کہ ہم قریش کے لوگ عورتوں پر غالب تھے لیکن یہاں آکر دیکھا کہ رنگ دوسرا ہے - اسپر آپ متبسم ہوے - پھر میں نے اپنی وہ سرگذشت عرض کی جو حفصہ اور ام سلمہ کے ساتھ پیش آئی تھی - اسپر آپ دوبارہ متبسم ہوے - آخر میں عرض کی کہ مسجد میں لوگ مغموم بیٹھے ہیں - اجازت ملے کہ انھیں بھی جا کر خبر دیدوں کہ طلاق کا خیال غلط ہے -

اسکے بعد آپ حضرة عائشہ کے ہاں تشریف لیگئے - انھوں نے عرض کیا کہ آپنے ایک مہینے تک ایلاء کرنے کا عہد کیا تھا - ابھی اسمیں ایک دن باقی ہے - آپنے کہا کہ انتیس دن کا بھی تو مہینا

(بعض نتائج و بصائر)

اس حدیث طویل کے نقل کرنے سے مقصود اصلی واقعہ ایلاء و تخییر کے متعلق معلومات صحیحہ کا حصول تھا ' لیکن ضمناً جن امور و مسائل پر اس سے روشنی پڑتی ہے ' نہایت مختصر لفظوں میں انکی طرف اشارہ کرونگا -

شارحین بخاری نے اس حدیث سے بے شمار باتیں پیدا کی ہیں - خود امام بخاری نے تحصیل علم ' تحقیق و سوال ' احکام نکاح ' احکام اطلاق ' نصیحت والدین وغیرہ وغیرہ متعدد مسائل میں اسی ایک روایت سے حسب عادت تبویب کی ہے -

(۱) اسلام سے قبل عورتوں کی کیا حالت تھی اور اسلام نے کس طرح اُسمیں انقلاب پیدا کردیا ؟ حضرت عمر کہتے ہیں کہ اسلام سے پہلے ہم عورتوں کا کوئی حق اپنے اوپر نہیں سمجھتے تھے - اسلام نے جب انکے حقوق گنواے تو ہمیں تسلیم کرنا پڑا -

(۲) حضرت ابن عباس کے اس شوق تحقیق و تلاش علو اسناد کو دیکھیے کہ صرف ایک آیت کے متعلق تحقیق کرنے کیلیے کامل سال بھر تک کوشش کرتے رہے - اس سے فن تفسیر کے متعلق بھی انکے جد و جہد کا حال معلوم ہوتا ہے - جب ایک آیة کے شان نزول کیلیے یہ حال تھا تو پورے قرآن کرم کے معارف کو کس سعی و جہد سے حاصل کیا ہوگا ؟

(۳) اللہ اکبر! یہ کیا چیز تھی کہ خلفاء راشدین رهتے تو تھے اس مساوات اور فقر و زهد کے ساتھ کہ کوئی تمیز اعلی و ادنی کی نہ تھی ' مگر پھر بھی ہیبت و صولت ربانی کا یہ حال تھا کہ عمر فاروق کے آگے خود صحابہ کی زبانیں نہیں کھلتی تھیں! ولنعم ما قیل :

ہیبت حق ست ' ایں از خلق نیست !
ہیبت ایں مرد صاحب دلق نیست !

(۴) حضرة سرور کائنات کی اُس حیاة مقدسہ کا نقشہ سامنے آجاتا ہے جو ایک طرف تو دو جہاں کی پادشاہت اپنے سامنے دیکھتی تھی ' دوسری طرف چارپائی پر بچھانے کیلیے ایک کمل بھی پاس نہ تھا :

مقام اُس برزخ کبری میں تھا حرف مشدد کا !

(۵) صحابہ کی محبت اور جاں نثاری کہ شمع رسالت پر پروانہ صفت نثار تھے - حضرة عمر نے کہا کہ اپنے ہاتھ سے اپنی بیٹیکا سر قلم کر دونگا - ہمیں اپنے دلوں کو ٹٹولنا چاہیے کہ کیا حال ہے ؟

(۶) حضرة عمر (رض) کی جلالة مرتبة اس سے واضح ہوتی ہے - نیز وہ تقرب جو دربار رسالت میں اُنھیں حاصل تھا - حضرة ام سلمہ نے جھنجھلا کر کہا کہ تم سب باتوں میں دخیل ہوگئے - اب آنحضرة کے گھر کے معاملے میں بھی دخل دینے لگے ہو؟ جب آپنے یہ واقعہ بیان کیا تو آنحضرة متبسم ہوے !

(۷) اس سے یہ مسئلہ بھی نکلتا ہے کہ باپ کا اپنی بیٹی کے مکان میں بلا اجازت شوہر جانا درست ہے - حضرة عمر حضرة حفصہ کے ہاں بلا اذن آنحضرة کے تشریف لیگئے -

(۸) ایک بڑا اہم نکتہ یہ حل ہوتا ہے کہ اُس وقت مدینہ کس طرح دشمنوں کے نرغے میں تھا ' اور ہر وقت حملوں کا خوف تھا ؟ حتی کہ جب انصاری ہمسایے نے کہا کہ دروازہ کھولو تو حضرة عمر بول اٹھے کہ کیا دشمن مدینے پر چڑھ آئے ہیں ؟ پھر جو لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرة نے قیام مدینہ کے زمانے میں خود حملے کیے ' انکا یہ کہنا کس قدر غلط اور خلاف واقعہ ہے ؟

(۹) آنحضرة کی منزلی زندگی کی شفقت و نرمی ' تحمل و درگذر ' رفق و لینت ' اور بیویوں کے ساتھ صبر و برداشت کا سلوک - اس سے جہاں اُس خلق عظیم کی زندگی سامنے آتی ہے ' وہاں انکا اُسوۂ حسنہ ہم سے مطالبہ بھی کرتا ہے کہ اپنی بیویوں سے محبت و نرمی کریں ' اور ہمیشہ شفقت و سلوک اور درگذر

مدارس اسلامیه

مسئلۂ بقاؤ اصلاح ندوه

۱۰ مئی سے پہلے اور اسکے بعد

رب احکم بالحق ، و ربنا
الرحمن المستعان علی ماتصفون !

گذشته اشاعت میں جو کچھه لکها جاچکا ھے ' وہ جلسے کے حالات و نتائج پر ایک عام نظر تهي - آج بعض خاص حیثیتوں سے ایک دوسري نظر ڈالنا چاهتا هوں - یه جلسه همارے لیے عبرة و تذکیر کا ایک عظیم الاثر واقعه ھے اور همارے عام مجامع اور مجلسي کاموں کیلیے اسمیں بڑي بڑي عبرتیں پوشیده هیں - ایسے واقعات کا نہایت غور و فکر سے مطالعه کرنا چاهیے - انسان کي سب سے بڑي عقلمندي عبرت پذیري ' مگر سب سے بڑي غلطي غفلت و اغماض ھے : ان فی ذلک لذکری ' لمن کان له قلب او القی السمع وهو شهید -

(طریق انعقاد و دعوة کار)

هم آج نصف صدي سے بڑے بڑے مجلسي کاموں میں منهمک هیں - بیس برس سے کانفرنسیں منعقد هوتي هیں ' اور بڑي بڑي انجمنوں کے علاوہ وقتي مصالح و ضروریات کیلیے عظیم الشان مجلسوں کا اعلان هوتا ھے - لیکن افسوس ھے که ابتک همارے پاس طریق انعقاد مجالس و صحت کار کیلیے نه تو کوئي متفقه اصول ھے اور نه کوئی معیار - جس جلسے کو لوگ چاهتے هیں باقاعده کهدیتے هیں ' جسکو چاهتے هیں خلاف قاعده کهدیتے هیں - ایک هي جماعت کو کچهه لوگ تسلیم کرلیتے هیں ' کچهه لوگ انکار کردیتے هیں - نه تو تسلیم کرنے والوں کے پاس کوئي اصول ھے اور نه انکار کرنے والوں کے پاس کوئي معیار -

کبھي اسپر بهت زور دیا جاتا ھے که " رازداري " کوئی شے نہیں اور جمهوري کاموں کے یه معنی هیں که بالکل علانیه هوں اور انمیں کوئی راز نهو - لیکن پهر بعض عقلمند لوگوں کو اصرار هوتا ھے که اس عام کلیه میں استثنا ضرور هونا چاهیے - حقیقي عمومیت و جمهوریت ایک مفهوم ذهنی یا ادعاء خیالي ھے ' اور کبهي بهي اسکا وجود خارج میں نظر نه آیا - اس عموم میں کچهه نه کچهه خصوص کي گنجایش رکهني هي پڑیگي اور ذمه داري کے کاموں میں رازداري کے بغیر چاره نہیں -

پهر یه بهی کہا جاتا ھے که اگر جماعت کے فوائد کا پاس کرنے والے رازداري سے کام کریں تو وہ عین جمهوري کام ھے ' لیکن جن لوگوں کو جماعت کے فوائد عزیز نہیں ' انکے لیے رازداري جائز نہیں هوسکتي -

مگر اسپر سوال هوتا ھے که اشخاص کي اس حیثیت کا کیونکر فیصله هو کیونکه محض ادعا تو اسکے لیے کافي نہیں -

غرضکه کوئي متفق اصول اس بارے میں قوم کے سامنے نہیں ھے ' اور ایک افسوس ناک طوائف الملوکي اس بارے میں پهیلي هوئي ھے -

لهکن ۱۰ - مئي کا جلسه في الحقیقت اس بحث و مناقشه کا ایک عملي فیصله ھے ' اور ایسا فیصله ھے جسکو اگر تسلیم نه کیا جاے تو اس مبحث کا اولی فیصله بهي عملاً ممکن نهوگا - باوجود قلت وقت و فقدان فرصت ' جس طرح اسکی تجویز هوئي ' اور جس طرح اسکے انعقاد کا سامان کیا گیا ' وہ اسکے لیے ایک بہتر نمونه ھے که عام قومي مجالس کو کس طرح منعقد هونا چاهیے - اور یه ایک بهت بڑي بصیرة ھے جو اس جلسے سے هم همیشه کیلیے حاصل کرسکتے هیں -

(ایک خطر ناک اور مہلک سعي)

سب سے پہلے همارے سامنے وہ کثیر التعداد جلسے آتے هیں جو هندوستان کے مختلف حصوں میں مسئلۂ ندوه کے متعلق منعقد هوے ' اور جنکي نسبت پورے اعتماد کے ساتهه کہا جاسکتا ھے که اس وقت تک کسی بڑے سے بڑے مسئله کے لیے بهي اس سے زیاده عام آواز نہیں اٹهی ھے ' جسقدر که اصلاح ندوه کیلیے اور ایک آزاد کمیٹي یا کمیشن کیلیے هندوستان کے هر گوشے سے متفقاً اٹهي ' اور ایک هي وقت میں اٹهي -

لیکن کچهه لوگ هیں جو ان جلسوں کي نسبت کہتے هیں که یه کوئي چیز نہیں ' اور انهیں کسي طرح بهي عام راے کا خطاب نہیں دیا جا سکتا - انکي بڑي دلیل یه ھے که خود کسي وحي آسماني یا الهام قلبي کي بنا پر انکا انعقاد نہیں هوا بلکه بعض لوگوں کي کوشش اور سعی سے هوا - ایسے جلسے جب چاهیں هر جگه کرادیسکتے هیں - انکي کوئي وقعت نہیں هوسکتي -

لیکن قطع نظر اس منطق کے جو ان کي تضعیف و تحقیر میں اختیار کي گئي ھے ' سب سے پہلا سوال ان بزرگوں سے یه هونا چاهیے که انکے ایسا کہنے میں اور اس منطق میں جو مسئله مسجد کانپور کے متعلق حکام کام میں لائے تهے ' کیا فرق ھے ؟ سر جیمس مسٹن کي گورنمنٹ بهي بعینه یهي کہتي تهي که خود عام پبلک کو کوئي خیال نہیں ھے - صرف چند آدمي هیں جو هر جگه جلسے کراتے هیں اور جتني مختلف صدائیں اٹهه رهي هیں وہ در اصل ایک هی صدا کی سازشی بازگشت ھے !

پهر کونسي وجه ھے که یه منطق اس وقت تو تسلیم نہیں کی گئی اور اسکو قوم کی تحقیر اور اسلامي اتحاد کي توهین سمجها گیا ' مگر آج ندوه کے مسئلے میں بلا تکلف اسي حربے سے کام لیا جا رها ھے ؟

مجهے افسوس ھے که اس استدلال سے کام لینے میں میں نے اُن بزرگوں کو بهي تیز زبان پایا ھے جنهوں نے مسئلۂ مسجد کانپور میں عام راے کي وکالت میں خاص حصه لیا تها - پهر کیا مناسب نهوگا که وہ اس سوال پر غور کریں ؟

اصل یه ھے که لوگ جو کچهه کہتے هیں ' اسے خود اتنا نہیں سمجهتے جتنا دوسرا سمجهه سکتا ھے اور سمجهتا ھے - اگر مسئلۂ ندوه کے متعلق وہ پچاس سے زائد اسلامي جلسے کوئي چیز نہیں ' جو هندوستان کے تمام شہروں بلکه قصبوں اور دیهاتوں تک میں منعقد هوے ' تو اسکے یه معني هیں که آپ گورنمنٹ کو ' حکام کو ' اسکے پرستاروں کو ' اور قومي و ملکي خواهشوں اور حقوق کے هر مخالف کو وہ خطرناک اور مہلک حربه دے رهے هیں ' جسکا قاتل وار آپکي تمام سیاسي و ملکي زندگي کو نیست و نابود کر دیگا ' اور آپ اُس سب سے زیاده کارگر اور حقیقي و اصلي دلیل کو خود هي رد کردینگے ' جسکا رد هوجانا آپکے مخالفوں کا بہترین مقصد ھے ' اور جسکے بهروسے پر آپنے اپنے مقاصد کي هستي قائم کي ھے !!

اگر وہ جلسے کوئي چیز نہیں جو مسئله ندوه کے متعلق هندوستان میں منعقد هوے تو پهر مجهے بتلادیا جاے که " قومی راے " اور

" علم خواهش " کس شے کا نام هے' جسکا اسقدر شور مچایا جاتا هے اور جسکے برتے پر گورنمنٹ سے اپنے مقاصد حاصل کرنے کی آرزو هے ؟ اگر " عام راے " کے معلوم کرنے کا وسیله یه جلسے نہیں هیں تو مسلمانوں کے اندر عام راے کا وجود هي نہیں هے' حالانکه گذشته چند سالوں کے اندر سب سے زیاده دعوا عام راے کا قولاً و عملاً مسلمانوں هي نے کیا هے - میں پوچھتا هوں که جسقدر جلسے طرابلس اور بلقان کیلیے هوے ' جسقدر تجویزیں صلیبي مظالم اور مسلمانان مقدونیا و البانیا کي مظلومي کے متعلق پاس کي گئیں نیز جسقدر صدائیں ایڈریا نوپل کے عود کے بعد اسلامي هند نے بلند کیں ' وہ کن جلسوں سے اٹھي تھیں ؟ اور کن لوگوں نے انھیں منعقد کیا تھا ؟ اگر کسي مسئله کي تحریک کرنے کا یه مطلب هے که خود ملک میں کوئی خیال نہیں تو اس دلیل سے تو طرابلس و بلقان کے جلسے تک بالکل ملیا میٹ هوجاتے هیں ' کیونکه نه صرف انکے لیے اخباروں نے تحریک هی کي بلکه واقعه یه هے که خاص خاص لوگوں هي نے جوش اور هیجان پیدا کرایا - شاید یه کہنا کسی کے نزدیک بھی مبالغه نہوگا که طرابلس و بلقان کے مسئله میں الهلال نے تحریک و دعوة کا کام خاص طور پر کیا هے - پھر اگر اُس وقت الهلال کا لکھنا اور هر طرح ظاهر و باطن کوشش کرنے "عام راے" کی صحت کو نقصان نه پہنچا سکا تو العجب ثم العجب که آج ندوه کے متعلق اسکا سعی کرنا یه مطلب رکھے که جو کچھه هوا صرف اسی کی تحریک سے هوا' اور خود کسی جلسے کے انعقاد کیلیے فرشتے آسمان سے نازل نه هوے ؟

میرعزیز نادانوں ! فرشتے تو اب کسي جلسے کا بھی پیام لیکر نہیں آتے' اور وحي الهي سے کوئی بھي جلسه منعقد نہیں کرتا - انسانوں هي کي تحریک هر جگهه کام کرتي هے - هندوستان هي نہیں بلکه تمام آور جمهوري اصول پر چلنے والے ممالک کا بھي یهي حال هے - عام راے اسي کو کہتے هیں که کسي مسئله کي اهمیت کو محسوس کرکے چند اشخاص سب سے پہلے لوگوں کو توجه دلاتے هیں ' اور جس شے کو اپنے عقیدے میں ضروري اور اهم سمجھتے هیں' اسکي اهمیت کا عام اعتراف کرانے کی سعي کرتے هیں - پھر لوگ انکي سنتے هیں اور انکے بیانات پر کان دھرتے هیں - یہاں تک که تحریک کي قوت اپنا کام کرتي هے ' اور ایک هیجان و جوش عام پیدا هوجاتا هے - پھر وهي صدا جو پہلے محدود تھي عام هوجاتي هے ' اور وهي خیالات جو پہلے ایک یا چند شخصوں کے قلم سے نکلتے تھے' هر مجمع اور مجلس کی طرف سے شائع هونے لگتے هیں - اسي کا نام عام راے هے اور دنیا کي تمام قومیں مجبور هیں که اسي کو عام راے سمجھیں اور اُسکے آگے سر جھکادیں !

یه کانپور کي مسجد کا معامله همارے سامنے هے - یقیناً الهلال نے اسکے لیے اپنے تئیں وقف کردیا ' اور علاوہ اخبار کے شخصاً بھي هر طرح کوشش کي ' مختلف مقامات میں لیکچر دیے ' چندے کي تحریکیں کیں ' انجمنوں کو خواب غفلت سے چونکایا ' اور بالکل اسی طرح بعض اور ارباب غیرت و قوت نے بھی اپني تمام کوششوں کو اس راه میں وقف کر دیا - لیکن ایسا هونا نه تو عام راے کے وجود سے انکار کی وجه هو سکتا تھا ' اور نه اُن جلسه اور جماعتوں نے محض چند اشخاص کے کہدینے سے ایسا کیا تھا - مسئله اهم' واقعی' اور سچا تھا ' خانۂ خدا کي محبت هر مومن دل میں تھي' اور شهداے راه الهي کے درد سے هر دل بیقرار تھا - پس چونکه بات سچي اور حقیقي تھي ' اسلیے سب نے کہی' اور درد بناوٹی نه تھا ' اسلیے کوئي نه تھا جسکے منه سے چیخ نه نکلی - سر جیمس مسٹن کي گو نمنٹ نے کہا که یه " چند مفسدوں کی کارستاني هے" مگر خدا نے' اسکے قانون صداقت نے' زمانے کی طاقت نے ' اور پیش آنے والے واقعات و نتائج نے اس الزام کو جھٹلایا اور " عام راے " کے آگے بڑے بڑے سرکشوں کو بالاخر عاجزانه گردن جھکا دیني پڑي -

هم عمل اور حرکت کے عهد میں هیں ' همارے اصلی کام ندوہ کے مسئله سے زیاده اهم هیں - هم کو آینده چپ هوکر بیٹھه نہیں جانا هے بلکه کام کرنا هے ' اور همارے مقاصد کے مخالف و منکر بڑے هی هوشیار اور چالاکیوں اور شرارتوں کے پیکر هیں - پس خدا کیلیے اصلاح ندوه کي ضد میں آکر ایسے هفوات منهه سے نه نکالو جو نه صرف یه که واقعیت کے خلاف هیں - بلکه کل کو مخالفوں کے هاتهه میں همارا سر کچلنے اور هماري آوازوں کو جھٹلانے اور رد کردینے کیلیے ایک بڑا بھاري پتھر دیدینے والے هیں - ندوه کا مسئله دس مئي کو تھا' لیکن ملک اور قوم کا مسئله روز همارے سامنے آتا هے - هم اپنی خواهشوں کو گورنمنٹ سے منوانا چاهتے هیں' اور اپنی عام راے کو اسکے هاتھوں ذلیل کرانا پسند نہیں کرتے - همیں بہت کچھه لینا هے اور بہت سے کام هیں جنکے لیے عام صدائیں بلند کرنی هیں - اگر آج تمنے یه کہدیا که پچاس سے زائد جلسوں کا هونا " عام راے " نہیں تو بتلاو که کل کو کسی بڑے سے بڑے مسئله کیلیے بھي جسے تم بڑا سمجھتے هو ' کس طرح عام راے کا ثبوت دوگے ' اور ان جلسوں کي تحقیر کرکے اور کونسے جلسے لاوگے جنکي تجویزوں کے ذریعه گورنمنٹ کے سامنے کھڑے هوگے ؟

جبکه وہ کہیگي که جلسوں کا هونا عام راے کا ثبوت نہیں' تو اسکا جواب همارے پاس کیا هوگا کیونکه تمام ملک کے پچاس سے زائد باقاعده مجالس کوئی شے نہیں هیں ؟

اصل یه هے که جو لوگ ان جلسوں کی تحقیر کرتے هیں ' انهیں شاید اسکي چنداں پروا بھي نہیں هے که اسکا اثر عام اسلامي و ملکي فوائد پر کیا پڑیگا ' نیز وہ گورنمنٹ اور حکام کے مقابلے میں قوم کي کامیابي کے کچھه ایسے شائق بھي نہیں - اگر ایسا هي هے تو پھر ایسے لوگوں کو اسپر توجه دلانا بیکار هے - البته اصحاب فکر و راے کو سونچنا چاهیے که عام مجالس کي تحقیر کا خیال کس درجه مہلک اور خطرناک غلطي هے !

اگر میں ان جلسوں کے متعلق فرداً فرداً بحث کروں تو انکي اهمیت کا مسئله پوري طرح روشني میں آ جاے ' مگر اصولاً اس طریق بحث کي ضرورت نہیں سمجھتا - یه جلسے کیسے بھي هوں ' باقاعده هوں یا بے ضابطه ' الهام آسماني سے منعقد هوے هوں ' یا اشاره انساني سے - انکے لیے الهلال نے زور دیا هو یا کامزید نے - لیکن همارے جلسے یهي هیں - هماري صدائیں انهي میں سے اٹھتي هیں - هماري موجوده عام راے انهي سے عبارت هے اور انکو الگ کر دینے کے بعد همارے پاس اور کچھه نہیں رهتا - بلقان و طرابلس کے تمام مسائل کے متعلق انهي کے ذریعه هم نے کام کیا - مسجد کانپور کا مسئله انهی کي صداؤں سے عبارت هے - همارے کاموں کي بنیاد اور همارے احتجاج کی قوت صرف انهي میں پوشیده هے - پس جسکا جي چاهے انهیں تسلیم کرے' جسکا جی چاهے تسلیم نه کرے ' مگر جب کام کا وقت آئیگا تو تمام قوم اور گورنمنٹ مجبور هوگي که انهی کو تسلیم کرے ' اور انهي کو سب کچھه قرار دے - انکار کرنے والے آفتاب کے وجود سے عین دو پہر کو بھي انکار کر دے سکتے هیں لیکن روشنی کا سلسله تاریکي کا سوال نہیں بن جا سکتا : فتفکروا وتدبروا یا اولی الالباب -

(عام جلسه كي ضرورت كا اعتراف)

پس ٹهيک ٹهيک اسي اصول كار كي بموجب جو اب تک متفق و متعدد طور پر هم كرتے آئے هيں' هندوستان كے هر حصه سے اصلاح ندوه كے ليے ايک عام جلسه كي صدائيں اٹهيں ' اور نفس اصلاح كا تقريباً هر حلقه اور هر گروه نے اعتراف كيا - شايد هي دو چار ماه كے اندر كسي تعليمي مسئله كے متعلق اسقدر عام انكار كي قوت ميسر آئي هے ' جيسي كه بحمد الله اس مسئله ميں حاصل هوئي - اسقدر سرعت سے مطالبۀ اصلاح كي قوم نے حمايت كي كه اسكو كسي بڑي سازش سے تعبير كرنے كے سوا منكرين اصلاح كوئي توجيهه نه كر سكے -

عام جلسے كي ضرورت كے عام اعتراف كے بعد يه سوال سامنے آتا تها كه وه عام جلسه كہاں منعقد هو ؟

مخالفين اصلاح كہتے هيں كه اسے لكهنؤ هي ميں منعقد هونا تها ' اور دليل يه پيش كرتے هيں كه جہاں كا معامله هو ' وهيں سعي اصلاح زياده موزوں اور نتيجه خيز هو سكتي هے - جو لوگ يه خيال اپنے فريقانه مقاصد كي بنا پر ظاهر كرتے هيں ' اسے تخاطب تو مفيد نهوگا ' البته غير جانب دار لوگوں كو ذرا سونچنا چاهيے كه ايسا كہنے وه ايک كهلي اور روشن بات سے كس طرح تجاهل و اعماض كر رهے هيں ؟ ندوة العلما كا سارا ماتم اسي ميں هے كه چند حضرات نے اسے اپنے شخصي اقتدار كا گهر بنا ليا هے ' اور ملک كے قابل اور كاركن اشخاص كيليے اس ميں كوئي جگه نهيں رهي هے ' اور صرف يهي بات مبدء اصلي هے اُن تمام خرابيوں كا جنكے دربعه كوئي كوشش اندروني اصلاح كي كامياب نهيں هو سكتي -

پس ايسي حالت ميں اصلاح كے مسئله پر غور كرنے كے ليے خود لكهنؤ ميں جلسه كرنا جو مدعا عليه فريق كا مركز هے ' كيونكر اُس خواهش كو پورا كرسكتا تها ' جو عام طور پر غير جانب دار كميٹي كے قيام پر زور دے رهي تهي ؟ اسكے تو صاف معني يه تهے كه جن لوگوں كے خلاف يه سارا شور و غل هے ' پهر خود انهي كے قدموں پر مسئلۀ اصلاح ندوه كو گرا ديا جاے ' اور چهوڑ ديا جاے كه جس طرح چاهيں وه اسكا سر كچل ڈاليں -

اصل يه هے كه لكهنؤ كا نام صرف اسي ليے بار بار ليا جاتا هے كه وهاں حضرات ندوه اپني مجاورتي پيدا كرنے كے عمده وسائل اپنے هاتهه ميں ركهتے هيں ' جسكا ايک چهوٹا سا نمونه ايک مرتبه عهده داروں كے انتخاب جديد ميں نظر آ چكا هے - اگر لكهنؤ ميں جلسه هوتا ' تو بآساني ممكن تها كه هزار پانچ سو آدمي شهر اور اطراف سے بلا ليے جاتے ' اور وه شور مچاتے كه اصلاح كوئي چيز نهيں - هم كو كاركنان ندوه پر پورا اعتماد هے - چونكه اسكا موقعه لكهنؤ سے باهر حاصل نهيں هے اسليے اسكا همارے دوستوں كو بڑا هي رنج هے -

پس لكهنؤ ميں تو اس جلسے كا هونا كسي طرح بهي ممكن نه تها ' اور اِسے هر صاحب بصيرت حتي كه خود اركان ندوه بهي تسليم كرينگے ' اگر وه انصاف اور عدالة سے كام ليں ' اور وقتي مخالفت اور هٹ كو چهوڑ ديں - رهي يه بات كه لكهنؤ كے علاوه كسي دوسرے شهر ميں هو توكہاں هو ؟ تو اسكا جواب صاف يه هے كه جس شهر كے لوگ اپنا وقت ' اپنا روپيه ' اپنا دماغ ' اور اپني همدردي ايثار كركے جلسه طلب كريں اور فريق مخالف كے علاوه عام پبلک اسپر كوئي معقول اعتراض نه كرے ' نيز بہت اچها هو اگر كوئي مركزي مقام اور هر طرف كے آدميوں كي شركت كيليے سهولت فراهم هو -

جبكه جلسے كي ضرورت اور كميشن كے انتخاب كي صدائيں هر جانب سے اٹهه رهي تهيں تو كسي شهر سے بهي ايسے جلسے كيليے آمادگي و مستعدي ظاهر نه هوے ' اور غريب ندوه كيليے بڑي بهي دقت تهي كه اس گرمي ميں اپنا كار و بار معطل كرنے كسي عظيم الشان جلسے كا انتظام كرتا ؟

ليكن خدا كي مرضي يهي تهي كه با وجود اِن تمام باتوںكے كام هو ' اور مسئله ندوه غفلت و بے توجهي كي نذر نه هو جاے - پس اُس نے بزرگان دهلي كے دلوں ميں اس خدمت جليل و عظيم كا خيال پيدا كر ديا ' اور وه هر طرح كي تكاليف اور صرف مال و وقت كرنے كيليے مستعد هوگئے - انهوں نے ايک جلسه اپنے اهل الراے اور كاركن حضرات كا منعقد كر كے جلسے كي تجويز منظور كي اور اسكا عام اعلان اسي وقت تمام اردو انگريزي اخبارات ميں كرديا - صوبجات متعدده ' بنگال ' بمبئي ' اور پنجاب كے بعض مشاهير و عهده داران مجالس بهي انكي تجويز سے متفق هوے ' اور انهوں نے اجازت دي كه اعلان ميں انكے دستخط بهي بڑها ديے جائيں - بمبئي ميں انجمن اسلاميه مسلمانوں كي سب سے بڑي انجمن هے - پنجاب ميں انجمن حمايت اسلام اور انجمن اسلاميه كي حيثيت تسليم كرنے سے كسي كو انكار نه هوگا - اله آباد كي پراونشيل مسلم ليگ اپنے صوبے كي با قاعده جماعت هے - ان تمام مجالس كے عهده داروں نے اپنے دستخط سے اعلان كي اشاعت منظور كركے شركت فرمائي -

كسي ايسے جلسه كيليے اُس شهر كي خواهش اور مسابقت كے بعد صرف يه ديكهنا ضروري تها كه وهاں كے لوگوں كي مثل لكهنؤ كے كوئي فريقانه حيثيت تو نهيں هے ؟

چونكه واقعات نے با وجود هزار سعي و جهاد مخالفت ' مخالفين اصلاح كے مقاصد كا ساتهه نهيں ديا ' اسليے ظاهر هے كه اب وه اسكے سوا كر هي كيا سكتے هيں كه جلسے كي غير جانب دارانه حيثيت سے انكار كريں ' اور كہيں كه دهلي كي تمام مخلوق ' نيز وه تمام انسانوں كا گروه عظيم جو انكے مدعو كرده جلسے ميں شريک هوا ' پيشتر هي سے مخالف تها -

يه عام قاعده هے كه جب عدالت ميں كوئي ضدي فريق هار جاتا هے تو يه كهكر اپنے دل كو تسكين ديتا هے كه جج كو كچهه دے دلاكر ميرے مخالف نے اپنے ساتهه ملا ليا هوگا - پس يه كہنے كا تو هميں چنداں خيال نهيں كرنا چاهيے - البته يه بات قابل غور هے كه اگر اتني بڑي جماعت واقعي مخالفين اصلاح كي مخالف هے اور ابتدا هي سے مخالفانه راے ركهتي هے ' تو پهر اركان ندوه اس بيان كے تسليم كرنے سے كيوں انكار كرتے هيں كه عام راے انكے ساتهه نهيں هے ؟

حقيقت يه هے كه اگر اس مسئله كے حل كيليے كسي غير جانب دار مقام كي جلسه كيليے ضرورت تهي تو دهلي كي موزونيت ميں كسي صاحب انصاف كو عذر نهونا چاهيے - دهلي كے بزرگوں نے كبهي بهي ابتک ندوه كے مناقشات ميں كوئي حصه نهيں ليا ' اور نه كبهي انهوں نے كوئي ايسي كارروائي كي جو فريقانه حيثيت پر دلالت كرتي هو - وه نه تو مخالفين اصلاح كے معهود في الذهن دشمنوں كي قوت اور اثر كي كوئي جگه هے ' اور نه ديگر مقامات كے مقابلے ميں وهاں داعيان اصلاح كو كوئي خاص بات حاصل هے - بلكه جو لوگ اصلاح كے مخالف اور منكر تهے ' اُنهي ميں سے بعض بزرگوں كا وهاں اثر هونا چاهيے كيونكه وهيں كے رهنے والے هيں اور قدرتي طور پر اپني كوئي جماعت اور حلقه اثر ركهتے هونگے - چنانچه اس جماعت سے كام لينے كي پوري كوشش كي گئي اور ۱۰ كي صبح تک جاري رهي -

مذاکرۂ علمیہ

صفحة من تاريخ الكيميا

(تقسيم علوم)

اگر علوم جدیدہ کي کوئی تاریخ ترتیب اصلي کے ساتھہ لکھي جاے تو اسمیں سب سے پہلا باب تقسیم علوم کا ہوگا -

قدما کي ایک بنیادي غلطي یہ تھي کہ وہ علوم کي کوئي صحیح تقسیم اور تعیین حدود نہ کرسکے اور طبیعیات کو جسے فی الحقیقت تجربہ اور مشاهدات کا نتیجہ ہونا تھا ' اُن چیزوں سے ملا دیا جو محض زمانۂ قدیم کے ظنون مقصرہ اور قیاسات ابتدائیہ کا نتیجہ تھیں - متاخرین کو نئي راہ کا سراغ ملگیا اور انھوں نے سب سے پہلے علوم کي تقسیم صحیح اور تعیین حدود میں کامیابي حاصل کی - در اصل یہی اولین کام حکماے جدیدہ کي اصلی مزیت اور شرف ہے -

اب علوم کے اقسام کا نقشہ بالکل بدل دیا گیا ہے اور گو بنسبت اعصار قدیمہ کے بے شمار نئي نئي شاخیں پیدا ہوگئي ہیں ' تاہم اُصولاً انکی تقسیم و حدود ایک صحیح بنیاد پر قائم اور اپني مختصر تعداد میں بالکل غیر متاثر ہے -

چنانچہ موجودہ زمانے میں دس بارہ غیر اصولي قسموں کي جگہ صرف اِن تین حصوں میں تمام علوم تقسیم کردیے گئے ہیں :

(۱) علوم حیاتیہ -
(۲) علوم نفسیہ -
(۳) علوم طبیعیہ -

ان تینوں قسموں میں سے ہمارا موضوع بحث آخر الذکر علم اور سب سے پہلے صرف اسکي ایک ہی شاخ ' یعني علم کیمیا ہے -

امم قدیمہ میں سے جن جن قوموں کي تاریخ میں ہمیں علم کیمیا کا تذکرہ ملتا ہے ' وہ مصري ' فنیقي ' یہودي ' یوناني ' رومي ' اور عرب ہیں - اِن قوموں میں سے مصري سب سے پہلے گذرے ہیں ' اسلیے غالباً فن کیمیا کا اولین سر چشمہ مصر ہي ہے -

(لفظ کیمیا)

" کیمیا " کس زبان کا لفظ ہے اور اسکے کیا معني ہیں ؟ اسمیں علماء کا اختلاف ہے - بعض کا بیان ہے کہ کیمیا " کمي " سے مشتق ہے جسکے معنی سیاہ زمین کے ہیں - قدیم زمانے میں مصر کا یہي نام تھا اور چونکہ اس فن کا گہوارہ مصر تھا ' اسلیے اسکا بھي یہي نام پڑگیا - اسکي تائید اس سے بھي ہوتي ہے کہ کیمیا کو " فن مصري " بھي کہتے ہیں -

مگر بعض کا خیال ہے کہ یہ ایک عبراني نژاد لفظ سے مشتق ہے جسکے معني راز یا اخفاء کے ہیں - اصل میں یہ لفظ غالباً شامان ہے - اهل یونان مصر کو سام ابن نوح کي نسبت سے شامیا کہتے تھے -

ایک تیسري جماعت کو ان دونوں رایوں سے اختلاف ہے - اسکے نزدیک یہ در اصل " سیمیا " تھا - سیمیا کے معني بھي اخفاء و پوشیدگي کے ہیں -

بہر نوع لفظ کیمیا کا مشتق منہ خواہ کچھہ ہي ہو اور اسکے معني خواہ سیاہ زمین کے ہوں یا اخفاء کے ' اسقدر یقیني ہے کہ یہ ایک پوشیدہ فن تھا جسے صرف رؤساء مذہبي ہي جانتے تھے ' اور اسکي بڑي دلیل یہ ہے کہ خود ہیکلوں اور عبادتخانوں کے اندر یا انکے قرب و جوار میں کیمیاوي دار العمل (لبوریٹري) نکلے ہیں -

(کیمیا کی ابتدا)

جس طرح دنیا میں تمام علوم کي ابتدا افراد انسانیہ کی غیر منضبط اور توہمات آمیز معلومات سے ہوئي ہے اور رفتہ رفتہ تمدن و عمران کي ترقي نے اُن میں ترتیب اور انضباط پیدا کیا ہے ' اُسي طرح فن کیمیا کي بھي ابتدا ہوئي -

البتہ اسکي ابتدا اس لحاظ سے ایک خاص اور غیر معمولي حالت بھي رکھتي ہے - شاید ہي کسی علم کي ابتدا اسدرجہ توہمات اور خلاف مقصد کوششوں سے آلودہ رہي ہوگي ' جیسي کہ اس نہایت قیمتي اور ضروري فن شریف کي ہوئي ہے !

آگے چلکر فن کیمیا کے مختلف دوروں کي سرگذشت آئیگي - یہاں ہم صرف اسقدر اشارہ کردینا چاہتے ہیں کہ اسکي ابتدا نہ صرف غلط فہمیوں اور غلط مقاصد کے اعتماد کے ساتھہ ہوئي جیسا کہ انقلاب ماہیت معدنیات کي کوشش سے ظاہر ہوتا ہے ' بلکہ بہت کچھہ انساني جرائم و معاصي کي اُن افسوسناک سرگذشتوں سے بھي اسکا تعلق رہا ہے جو دنیا کے گذشتہ تاریخي زمانوں کي وحشت انگیز یاد گاریں ہیں ' اور جنسے اس افسوس ناک صداقت کی تصدیق ہوتي ہے کہ بہتر سے بہتر اور اشرف سے اشرف آلہ و وسیلہ بھي انسان کے بہیمي جذبات کے قبضہ میں آکر بدترین لعنت و عذاب بن جا سکتا ہے !

فن کیمیا کے جس قدر ابتدائي تجارب ہیں ' وہ دنیا نے صرف دو طریقوں سے حاصل کیے ہیں :

(۱) بہت سے لوگوں کو خیال پیدا ہوا کہ ادنی درجہ کي دھاتوں کو کسي خارجي ذریعہ سے اعلی درجہ کي دھاتوں میں منقلب کردیا جاے - مثلاً تانبے کو سونا بنا دیا جاے یا قلعی اور پارہ کو چاندي کي صورت اور خواص میں بدلدیا جاے - اس مقصد کے حاصل کرنے کیلیے بڑي بڑي علمي اور تجاربي کوششیں شروع ہوئیں اور صدیوں تک بڑے بڑے حکما اور علمي حلقے اس مقصد کے تجربوں میں مشغول رہے - وہ اپنے مقصد میں تو کامیاب نہوے لیکن انکے تجربوں سے ضمناً بہت سے قیمتي مسائل معلوم ہو گئے جو ایک عمدہ ابتدائي سرمایہ اصلي فن کیمیا کا ثابت ہوا ! -

(۲) پہلا ذریعہ تو یہ غلط فہمي اور غلط تلاش تھي - دوسرا ذریعہ انساني وحشت و جرائم کے مقتدر اور مخفي حلقوں کا علمي وسائل سے مقصد براري کي کوشش کرنا ہے جو عصر قدیم سے لیکر ازمنہ مظلمہ (ڈارک ایجز) کے بعد تک برابر جاري رہي - تاریخ کے مطالعہ سے اُن شریر اور جرائم پیشہ اشخاص اور جماعتوں کا پتہ چلتا ہے جو اپنے علم و حکمت کو اس راہ میں صرف کرکے اپنے بڑے بڑے ذاتي فوائد حاصل کرنا چاہتي تھیں - یہ وہ لوگ تھے

جو اپنے بعض ذاتي مقاصد کے طاقتور دشمن رکھتے تھے ' اور انکو مخفي اور ناقابل گرفت ذرائع سے هلاک کرنے کیلیے نئے نئے زهروں اور قاتل ادویه کے متلاشي تھے -

بڑي بڑي اقتدار طلب اور حکومت خواه جماعتیں تھیں جو ایسي ادویات اور مرکبات طیار کرتي تھیں جنکے ذریعه اُن تمام طاقتور اشخاص کو پوشیده هلاک کرسکیں جنکا وجود انکے مقاصد میں حارج هے - متعدد بت پرست اقوام کي مذهبي جماعتیں اور انکے بعد قرون متوسطه کے متعصب اور جرائم پیشه مسیحي خانقاهیں بھي اس سلسلے کي ایک مشهور کڑي هیں ' جنھوں نے اپنے گرجوں اور قلعه نما خانقاهوں کے تهه خانوں میں انساني هلاکت و وحشیانه جرائم کو صدیوں تک قائم رکھا ' اور جنکے مظالم کي لعنت سے صرف چند صدي پیشتر هي دنیا کو نجات ملي هے !

زمانۂ گذشته کي پراسرار کهانت اور مذهبي پیشواؤں کي خوفناک قوتیں بھي بہت کچھه اسي فن کے پوشیده تجربوں کا نتیجه تھیں - یه لوگ پہاڑوں کي غاروں کے اندر اور قلعوں اور گرجوں کے تہه خانوں میں اپنے علم و تلاش کو ان چیزوں کیلیے صرف کرتے تھے ' اور ایسے ایسے مرکبات اور ادویات دریافت کرلیتے تھے جنکے خواص اُس زمانے میں عام طور پر معلوم نه تھے ' اور پھر انکے ذریعه اپنے تئیں غیر معمولي اور پراسرار قوتوں کا مالک ظاهر کرتے تھے - روم اور جرمني کے قدیم پادریوں اور رومن کیتھولک راهبوں کي خوفناک قوتوں کا تفصیلي تذکره تاریخ میں موجود هے - انکے پاس عجیب عجیب قسم کے قاتل زهر هوتے تھے جو مختلف غیر محسوس طریقوں اور معین زمانوں کے اندر مقدس جماعت کے دشمنوں کو هلاک کردیتے تھے -

روم میں کارڈنیل پادریوں کا گروه (جن میں سے نیا پوپ منتخب کیا جاتا هے) عجیب الخواص ادویات مہلکه کے لحاظ سے پوشیده اور علمي جرائم کي ایک پوري تاریخ هے - ان میں سے جو لوگ اپنے تئیں پوپ اور روم کا تاجدار قرار دینا چاهتے تھے ' انکے بڑے بڑے پوشیده حلقے موجود تھے ' اور اُنھوں نے اُس عهد کے پوشیده علوم و حکمت کے جاننے والوں کي مدد حاصل کرکے ایسي مرکبات حاصل کرلي تھیں جنکے استعمال کے نتائج اُس عهد میں بالکل غیر معلوم تھے - مسلمانوں کے بعد اسپین میں مسیحي حکومت قائم هوئي ' اور اس نے مشهور و معروف عدالت روحاني (انکویزیشن) کے ذریعه انسانوں کیلیے سب سے بڑي مسیحي لعنت کا وحشت ناک سلسله شروع هوا - اس عدالت کے خوفناک کارندے اور ممبر تمام مسیحي یورپ میں پھیل گئے تھے ' اور انکے خوفناک اقتدار کا ذریعه منجمله دیگر مخفي اسباب و طاقت کے ایک فن کیمیا کے غیر معلوم تجارب بھي تھے -

اسي طرح چودھویں صدي مسیحي سے لیکر سولھویں صدي کے اواخر تک روم اور جرمني میں پادریوں کي ایک مخفي اور خوفناک عدالت کي شاخیں پھیلي هوئي تھیں ' اور اُسکے ممبر اور کارندے پوشیده پوشیده تمام یورپ میں منتشر اور پادشاهوں سے لیکر عام باشندوں تک پر اقتدار رکھتے تھے ' انکي نسبت بے شمار شهادتیں موجود هیں ' جنسے معلوم هوتا هے که انساني هلاکت کیلیے بہت سے کیمیائي عرقیات کا انھیں علم تھا ' اور اُسکي تجربه گاهیں اُس عهد کے ویران قلعوں اور بڑے بڑے گرجوں اور خانقاهوں کے اندر موجود تھیں - وه طرح طرح کے خوفناک طریقوں سے مفردات و عناصر کي ترکیب و تجزیه کا تجربه کرتے تھے ' اور انھوں نے ایسے آلات بھي ایجاد کرلیے تھے جو آجکل کیمیائي تجارب میں استعمال کیے جاتے هیں - وه زهریلے جانوروں کے اعضا سے زهر نکالتے ' اور درندوں کو زنده لٹکا کر اور انکے پیٹ چاک کرکے طرح طرح کے حیواني مادے اور آنتریوں کے عرق کھینچتے !

یه ایک وحشیانه اور خونخوارانه تجربه تھا ' لیکن اسکي وجه سے فن کیمیا کے بہت سے تجربے معلوم هوگئے ' اور گو پوشیده علوم اور پر اسرار معلومات هونے کي وجه سے انکا بڑا حصه غیر معلوم هي رها ' تاهم جسقدر بھي معلوم هوسکا ' وه اس فن کی ابتدائي معلومات کا قیمتي ذخیره هے -

(کیمیا کے مختلف دور)

دنیا میں جب تک کوئي شے زنده رهتي هے ' اُسوقت تک برابر اسمیں تغیر و انقلاب کا سلسله جاري رهتا هے ' لیکن جب وه مرجاتي هے تو یه سلسله منقطع هوجاتا هے - یهي حالت علوم کي بھي هے - علوم جب تک زنده رهتے هیں اسوقت تک همیشه انمیں حذف و اضافه اور ترمیم و اصلاح هوتي رهتي هے -

یه مضمون کیمیا کي مکمل تاریخ نهیں بلکه صرف اس کا ایک صفحۂ مطالعه هے ' اسلیے هم مجبور هیں که فن کیمیا کے صرف اهم دوروں کو لے لیں اور انپر نہایت اختصار و اجمال کے ساتھه بحث کریں -

کیمیا کے اهم دور چار هیں :

(۱)

اس دور میں لوگوں نے علمي یا کم از کم باقاعده تجارب کے ذریعه کیمیاوي ظواهر و آثار کا مطالعه نهیں کیا - اور اسکا نتیجه یه نکلا که اُنھوں نے سب کے سب غلط نتائج نکالے - اس دور میں لوگوں کا تمامتر مقصد یه تھا که جسطرح هوسکے ' کم قیمت دھاتوں کو قیمتي دھاتوں مثلاً چاندي یا سونے کي صورت میں منتقل کردیا جائے - یه کوشش اهل مصر میں پہلي صدي عیسوي تک جاري رهي - یہاں تک که کہا جانے لگا که کیمیا اُسي علم کا نام هے جسکے مطابق چاندي اور سونا بنایا جاسکے !

اسکے بعد هي مسلمانوں کا عهد علمي شروع هوا اور ان میں بھي گو ابتدا میں اس غلط خیال کو اشاعت هوئي اور اسکا سلسله برابر قائم رها ' لیکن اُنھي کے حکماء محققین نے سب سے پہلے اسکي تغلیط بھي کی اور فن کیمیا کو اصلي مقاصد اور علمي شکل کے ساتھه مدون کرنا چاها -

مگر یورپ میں یه دور سولھویں صدي عیسوي کے وسط تک برابر قائم رها چاندي سونا بنانے کے مدعي شعبده هزارها انسانوں کو دھوکا اور فریب دیکر لوٹتے رهے -

(۲)

اسکو هم دور طبي بھي کهسکتے هیں کیونکه اسمیں حالات یکسر هوگئے ' اور بجاے اسکے که ارباب فن کا مقصد عملاً چاندي اور سونے کے ساتھه مخصوص هوتا ' اب انکے پیش نظر صرف ادویه کي تیاري آگئي - اس دور میں طب اور کیمیا پہلو به پہلو تھے - عام طور پر خیال کیا جاتا تھا که صحت و مرض ' تغیرات کیمیاوي هي کا کام هے - اسلیے جب کوئي شخص بیمار پڑجاے تو اسکي صحت یابي کے لیے ضروري هے که اسکے بدن میں کوئي اثر کیمیاوي پیدا کیا جاے -

سیرا سلسس (Saracelsus) سب سے پہلا شخص هے جس نے اس اصول کا صور پھونکا - اس زمانے کے لوگوں میں سے وین هیل منت (Van Helmant) جیسے زبردست عالم تک نے اس مذهب کو قبول کر لیا تھا - اس انقلاب کا نتیجه یه هوا که بہت سے مرکبات کیمیائیه خصوصاً فلزي مرکبات ایجاد هوے - یه دور سترھویں صدي کے وسط میں ختم هوجاتا هے ا سمیں سب سے زیاده کامیاب اور علمي حصه مسلمانوں کے عهد طبي و کیمیائي کا هے -

(٣)

اس کو ہم دور احتراق (Phlogistoo Period) (عربی میں اس کا ترجمہ عصر السعیر کیا گیا ہے) کہسکتے ہیں - یہ سترہویں صدی کے وسط سے شروع ہوتا اور اٹھارویں صدی کے آخر میں ختم ہوجاتا ہے - اس عرصے میں بہت سے علماء کیمیا نے ایک مستقل فن بنانے کی کوشش کی - اس سعی کے لحاظ سے کیمیا کی تاریخ رابرٹ بوئل (Robert Boyle) کے وقت سے شروع ہوتی ہے - رابرٹ بوئل کا یہ اصول تھا کہ اس فن کا مقصد ترکیب اجسام کا علم ہے اور بس -

اس دور میں ارباب بحث و تحقیق کے خیالات پر چند خاص مسائل چھاگئے تھے جنمیں سب سے زیادہ اہم مسئلۂ احتراق کا ہے اور اسی لیے ہم نے اس دور کا نام " دور احتراق " رکھا ہے - اس دور کے علماء کیمیا کا یہ اعتقاد تھا کہ جب کوئی شے جلتی ہے تو اس سے ایک عنصر نکلتا ہے جسے فلو جسٹن (Phlogiston) کہتے ہیں - فلو جسٹن ایک فرضی عنصر ہے جسکے متعلق فرض کیا گیا تھا کہ وہ خالص آگ ہے اور آتشگیر مادوں میں ملا ہوا رہتا ہے - یہ اعتقاد عرصہ تک قائم رہا - یہاں تک کہ ایک مشہور عالم کیمیاوی (Lavaisier) نے اس خیال کو باطل ثابت کیا ' اور اسوقت سے چوتھا یا موجودہ دور شروع ہوا -

یہ دور لاوزایر کے عظیم الشان و دقیق کارناموں سے شروع ہوتا ہے - اس کیمیاوی جلیل نے اپنے تجارب سے ثابت کردیا کہ اشیاء کے جلنے میں ہوا کو بہت بڑا دخل ہے ' نیز یہ کہ احتراق اور فلو جسٹن کے متعلق قدماء کے جو اعتقادات تھے ' وہ وہم محض سے زیادہ نہیں ہیں - اسی ایک اصول کے دریافت ہو جانے سے دفعتاً نظریۂ احتراق کی بنیادیں اسطرح ہلگئیں کہ پھر قائم نہ رہسکیں -

جیسا کہ بعد کے مباحث سے آپکو معلوم ہوگا ' در حقیقت لاوزایر نے وہ عظیم الشان خدمت اس فن کی انجام دی ہے جسکی وجہ سے اسکا نام ہمیشہ تاریخ کیمیا کے صفحات میں محفوظ رہیگا - اس کے اس کار نامہ کی عظمت کا اندازہ صرف اسی سے ہوسکتا ہے کہ اہل فن نے اسے " موجودہ فن کیمیا کے باپ " کا لقب دیا ہے !

مگر افسوس کہ قسمت نے اسکا ساتھ نہ دیا - انقلاب فرانس کے عہد کشت و خون میں حکومت فرانس نے اسے قتل کرا دیا !

اس عہد کے ارباب فضل میں ڈالٹن (Dalton) اور برزیلیوس (Berzelius) بھی ہیں - اول الذکر ایک انگریز حکیم ہے جس نے ذرات کا وہ عظیم الشان نظریہ وضع کیا جو آج علوم کیمیاویہ کا سب سے بڑا محور ہے - ثانی الذکر سویڈن کا باشندہ تھا - اس کا سب سے بڑا کار نامہ مختلف عناصر کے اوزان ذری کا (یعنی اُس وزن کا جو ذرات سے پیدا ہوتا ہے) اندازہ کرنا ہے -

اسکے بعد عہد آخر کے ارباب کمال کی جماعت ہے ' جنمیں سویڈن کا ازی نس (Arrhenius) ہالینڈ کا وانٹ ہف (Vant Haff) جرمنی کا برٹولٹ Bertolet اور استوالڈ Ostwald ' انگلستان کا فرینکلینڈ Frankland اور سیر ولیم رامزے Sir W. Ramsay مشہور صنادید فن ہیں ہے - ان میں سے چار اول الذکر علماء نے کیمیا کی ایک نئی شاخ کی بنیاد ڈالی جسکو کیمیاے طبیعی کہتے ہیں - کیمیاے طبیعی میں مرکبات کے خواص طبیعی اور ترکیب کیمیاوی کے باہمی تعلق سے بحث ہوتی ہے -

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

قیمت حصہ اول ٢ روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے

برید فرنگ

کارزار البلقان

نتائج و عبر

غالباً یاد ہوگا - الہلال جلد ٣ نمبر ٢٥ میں البلقان کی فوجی تیاریوں کے متعلق ایک مضمون مع چند اہم تصاویر کے شائع کیا گیا تھا - اس مضمون میں جن قومی اور جنگی تیاریوں کی اطلاع دی گئی تھی ' وہ اب بڑی حد تک مکمل ہوگئی ہیں - [illegible] کا ایک جنگی مراسلہ نگار لکھتا ہے :

" اسوقت تک جتنے فدا کار البلقان کی قومی فوج میں داخل ہوچکے ہیں ' انکی تعداد قریباً ایک لاکھ دس ہزار ہے ' اور روزانہ نئے نئے امید وار جوق جوق تمام اطراف و اکناف ملک سے چلے آرہے ہیں !

چونکہ اس فوج میں ہر شخص داخل ہوسکتا ہے اسلیے قدرتاً بہت سے داخل ہونے والے بچے ' بوڑھے ' اور مریض و [illegible] اشخاص بھی ہونگے - اس بنا پر یہ خیال چنداں صحیح نہ ہوگا کہ سوا لاکھ کی تعداد سے جسقدر خوف و عظمت کا اندازہ ہوتا ہے ' فی الواقع اسکی فوجی قوت بھی اتنی ہی ہوگی -

مگر اس خیال کو زیادہ وسعت دینا اور اس فوج کو ' جس کا ہر فرد نہ بر بناء ملازمت و قانون ' بلکہ محض جوش قلبی و عزت و محبت وطنی کیلیے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہادینے کیلیے تیار ہے ' بھیڑوں کا ایک گلہ سمجھہ لینا بھی صحیح نہ ہوگا - [illegible] جس شخص کو خوش قسمتی سے اس فوج کی پلٹنوں کے دیکھنے کا موقعہ ملا ہے ' وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ ہر پلٹن کا بیشتر حصہ وہی لوگ ہیں ' جنکی رگوں میں ابھی عنفوان شباب کا خون دوڑ رہا ہے ' اور جو اس سے زیادہ تنومند اور چاق و چوبند ہیں ' جسکی توقع انکو دیکھنے سے پہلے ہوسکتی ہے -

رہا جوش اقدام و سر فروشی ' تو اسکے متعلق صرف یہ کہدینا کافی ہوگا کہ ظفر و فیروز مندی کی روح تو انمیں خود پادشاہ کی فوج سے بھی کہیں زیادہ ہے - پادشاہ کی فوج کی مشین تنخواہ کی ترغیب اور قانون کی قوت سے چلتی ہے ' مگر یہاں اسکی جگہہ جوش و طنیت اور حمیت و غیرت قومی انکے اندر کام کر رہا ہے ' و شتان بینہما "

(حکومۃ کی بیچارگی)

جو لوگ اس ملکی فوج کے نظام سے واقف نہیں سمجھتے ہیں کہ اگر حکومت اس وقت سختی اور جبر سے کام لے اس حرکت کو فوراً روکسکتی ہے - وہ اسکے مرکز اعلی ([illegible]) کا محاصرہ کرلے ' اور اسکے جتنے زعماء و رؤساء تحریک ہیں ' سب کو گرفتار کرلے - مگر وہ نہیں غور کرتے کہ اگر اس فتنہ کا انسداد صرف اسی جرأت اور قانونی قوت پر موقوف ہوتا ' تو حکومت اپنے تئیں کبھی بھی ان گونہ گوں اور تہدید آمیز پریشانیوں میں نہ الجھنے دیتی ' اور آج سے بہت قبل وہ سب کچھہ ہوچکی ہوتی ' جو ان ہمارے دماغ میں گردش کر رہا ہے -

اولاً تو وہ ملکي پارٹیونکے اختلافات کي وجہ سے ایسي جراُت جسمیں اگر کسي السٹر والے کا ایک قطرہ خون بھي گر گیا تو اسکو داخلي خونریزي اور خانہ جنگي کے پر هیبت ناموں سے موسوم کیا جالیگا) کرنہیں سکتي ' اور اگر وہ اسقدر بد اندیش هو بھی جاے ' جب بھي وهاں کي حالت اسدرجہ قوي هے کہ اس تحریک کي سرکوبي و پامالي میں کبھي کامیاب نہ هوگي - اس تحریک کے بانیوں نے فوج کا نظام ایسے اصول پر رکھا هے' جسمیں ان خطرات و آفات کے لیے پورا حفظ ما تقدم کا سامان موجود هے ' اور پھر یہ ایک عظیم الشان داخلي جنگ هوگي ' جو قرون گذشتہ کي باهمي خونریزیوں کے واقعات انگلستان میں تازہ کردیگی -

(عدم تمرکز)

السٹر کي ملکي فوج کا نظام اصول لا مرکزیت پر مبنی هے - یعني اسکا کوئي مرکز عمومي نہیں جسکے ساتھہ پوري فوج کا وجود یا عدم وابستہ هو' اسلیے اگر اس تحریک کا بڑے سے بڑا سرغنا بھي گرفتار کرلیا جاے جب بھي اسے کوئي ایسا صدمہ نہ پہنچیگا جو اسکي هستي کے لیے فیصلہ کن هو -

اس قسم کي تمام قومي تحریکوں ر معض مرکزیت هي کي وجہ سے نقصان پہونچتا هے - اسکي قوت صرف چند لیڈروں کے هاتھہ میں هوتي هے جنکو گورنمنٹ گرفتار کرلیتي هے ' اور پھر انکي تحریک ضعیف هوجاتي هے - پس اُن تمام تحریکوں کیلیے جو قانون وقت کے حملوں سے محفوظ رهنا چاهیں ' ضروري هےکہ اپنا ایک مرکز کبھي بھي نہ رکھیں - انکي قوت سمندروں کي طرح پھیلي هوئي هو جسکي سطح کا هر حصہ مرکز اور جسکي موجوں کي هر چھوٹي طاقتور هوتي هے !

السٹر کاموجودہ نظام یہ هے کہ تمام فوج متعدد مرکزوں میں منقسم هے - هر مرکز میں متعدد کمپنیاں اور هر کمپني میں متعدد ریجمنٹ هیں - ریجمنٹوں میں سپاهیوں کي تعداد مختلف هے - جس مقام پر جسقدر فدا کار جمع هوے ' اتنے هي آدمیوں کا وهاں ریجمنٹ بنا دیا گیا -

(قومي فوج کي تقسیم)

تمام السٹر میں کل ۹ فوجي مرکز هیں - ان ۹ مرکزوں میں ۶۵ ریجمنٹیں هیں - بلفاسٹ میں جو اس تحریک کا صدر مقام هے ' ۸ - ریجمنٹ هر وقت موجود رهتے هیں - ان ریجمنٹوں کے علاوہ بقیہ فوج تمام صوبہ میں پھیلي هوئي هے' بعض میں ۴ ریجمنٹ هیں' بعض میں تین بعض میں دو' اور بعض مین صرف ایک هي سواروں کي پلٹن هے' مگر اس سے ضعف یا کمزوري کا نتیجہ نہ نکالنا چاهیے - کیونکہ جو مرکز جس وقت چاهے گھوڑوں اور سائیکل سواروںکی پلٹن فوراً تیار کرلے سکتا هے -

اصولاً هر ریجمنٹ میں ۴ سو سے لیکے ۲ هزار ۲ سپاهي تک هونے چاهئیں ' مگر چونکہ انکي چھوٹي چھوٹي ٹولیاں مختلف مقامات پر بھیجدي گئی هیں تا کہ اهل آئرلینڈ کے حملوں کا تدارک کرسکیں (جو چاهتے هیں کہ السٹر بھي ڈبلن پارلیمنٹ میں ضرور هي شامل هو) اسلیے اب کسي ریجمنٹ میں بھي ایک هزار سپاهي سے زیادہ نہیں هیں -

ان کمپنیوں اور ریجمنٹوں کو مرکز سے هر قسم کے سامان جنگ و خور و نوش کي برابر مدد ملتي رهتي هے - اسکےعلاوہ طبي امداد کا سامان بھي وسیع اور عمدہ پیمانہ پر هے - تیمارداري کے لیے السٹر کی پرجوش خاتونیں هیں - علاج کے لیے اعلی قابلیت کے

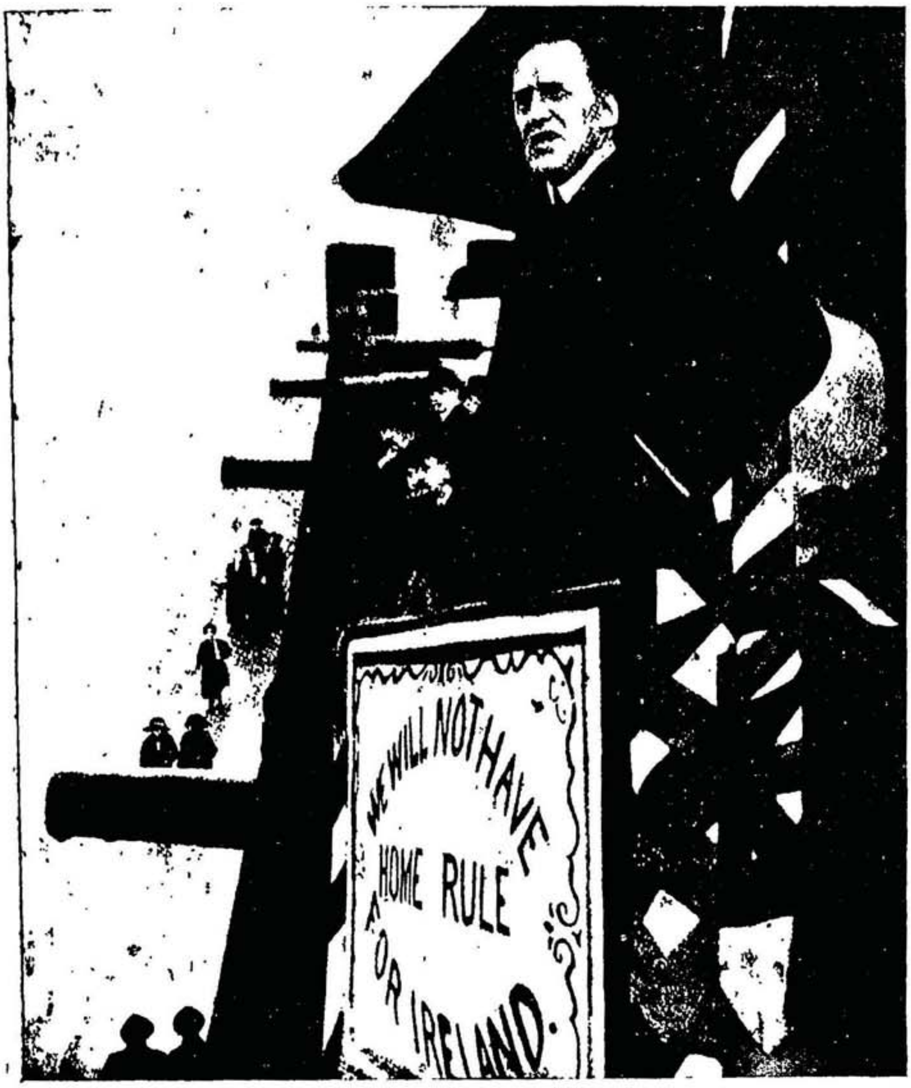

لارڈ کارسن السٹر کے بندرگاہ میں کھڑا هے اور فوجي استحکامات کیلیے احکام دے رہا هے !

ڈاکٹر اور مریضوں کے لیجانے کے لیے کافي مقدار میں گاڑیاں موجود رکھي گئي هیں !

السٹر کي ملکي فوج کے نظام میں لامرکزیت کے ساتھہ جمهوریت بھي شامل هے - چنانچہ تمام ذمہ دار عہدوں کا تقرر بذریعہ انتخاب هوتا هے - چھوٹي چھوٹي ٹولیاں یا رسالے اپنے اپنے کمانڈروں کو خود منتخب کرلیتي هیں - پھر یہ انتخاب شدہ کمانڈر ریجمنٹ کے قائد کا انتخاب کرتے هیں - وہ اپنے افسروں کو منتخب کرلیتے هیں - بڑے کمانڈر کے بعد جو کمانڈر هوتا هے' اسکے انتخاب کا اختیار کبھي تو بڑے کمانڈر کو دیدیا جاتا هے - کبھي فوج خود اپنے هي هاتھہ میں رکھتي هے -

السٹر کے بڑے بڑے روساء اور عمائد کے متعلق فوج کي نگراني کردي گئی هے - اگر انمیں سے کسي کي غفلت و بے پروائي

ثابت ہوتی ہے تو وہ فوراً معزول کردیا جاتا ہے' اور اسکی جگہ دوسرا شخص مقرر کیا جاتا ہے -

انگریزی فوج کے بہت سے افسروں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اس ملکی فوج کی ہر طرح مدد کرینگے - چنانچہ ان میں سے بعض تو گورنمنٹ کی فوج سے مستعفی ہوکے آ بھی گئے ہیں اور بعض نے اگرچہ ابھی استعفاء نہیں دیا ہے مگر تاہم جب ضرورت پڑیگی فوراً داخل کردینگے -

مسٹر اسکویتھ خواہ کتنا ہی چھپانے کی ناکام کوشش کریں' مگر یہ واقعہ اب سبکے پیش نظر ہے کہ پچھلے دنوں انگلستان کی فوج نے اپنے السٹر کے بھائیوں پر تلوار اٹھانے میں ایک سپاہی کی طرح آمادگی ظاہر نہ کی تھی اور بہتوں نے تو اسی وقت اپنا اپنا استعفا پیش کر دیا تھا - اُس وقت پوری گورنمنٹ اس واقعہ سے بد حواس ہوگئی تھی سپہ سالار کو بالاخر خود بھی مستعفی ہوجانا پڑا ! !

ان فدا کاروں کے ساتھہ پادری بھی شریک ہیں جنمیں سے بعض تو محض قوم کو تحریض و ترغیب دینے کے فرائض انجام دیتے ہیں' اور بعض سپاہیانہ حیثیت سے بھی حصہ لے رہے ہیں -

ایک کمپنی خبر رسانی کے لیے بھی مخصوص ہے - چونکہ اسکا تعلق تمام مرکزوں سے ہے اسلیے اسمیں ہر مرکز کے چیدہ چیدہ اشخاص شامل ہیں - اس کا سرخیل بلفاسٹ کا ایک مشہور رئیس ہے -

اس کمپنی کے پاس ۳ سو موٹر کار اور ۲ سو موٹر بائیسکل ہیں - انکے علاوہ جھنڈیاں' لیمپ' وہ آلات جنکے ذریعہ محض دھوپ کی وساطت سے خبر بھیجی جا سکتی ہے ، وغیرہ وغیرہ تمام سامان مخابرۃ کافی مقدار میں موجود ہے - تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ ۳ گھنٹہ کے اندر صوبہ کے اس گوشے سے اُس گوشے تک خبر بھیجی جا سکتی ہے !

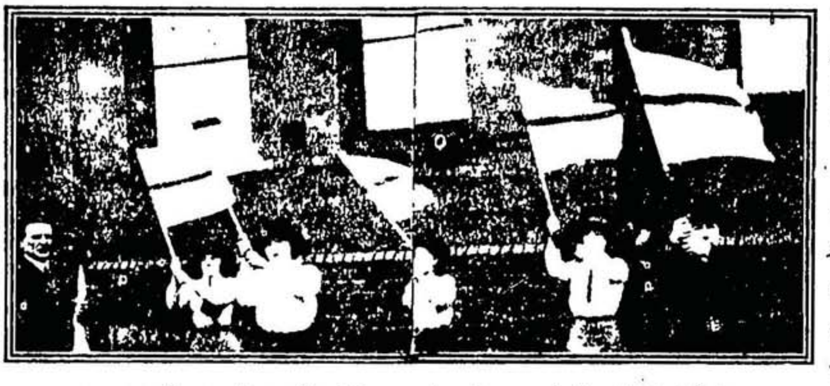

السٹر کی فدا کار عورتوں کی ریجمنٹ جو قومی جھنڈیاں ہاتھہ میں لیے ہوے آ رہی ہیں !

تحقیقات سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس کمپنی میں انگریزی فوج کے افسروں کی طرح ڈاکخانہ کے بھی بہت سے اعلی ملازم شریک ہیں !

(عورتوں کی شرکت)

عورت جو انسان کی ہر خدمت اعلی اور فضیلت وطنی و ملکی میں ہمیشہ شریک رہی ہے' السٹر کی اس قومی تحریک کے اندر بھی ہر طرح مشغول نظر آتی ہے !

ملکی فدا کاری کی لہروں نے مردوں اور عورتوں' دونوں کو یکساں طور پر ہلا دیا - السٹر کی عورتوں نے بھی اس دفاع کی ویسی ہی تیاریاں کی ہیں جیسی کہ مردوں نے - انکی فدا کار فوج کی بھی خاص خاص پلٹنیں مرتب ہوئی ہیں' اور میدانوں میں انکے غول کے غول صف آرائیوں اور قواعد جنگ کے سیکھنے میں مشغول نظر آتے ہیں !

فوج کے اُن تمام کاموں کیلیے جو عام نقل و حرکت' تیمار داری' بار برداری' پیغام رسانی' اور جاسوسی و مخبری سے تعلق رکھتے ہیں' عورتوں ہی سے مدد لی جا رہی ہے - نوجوان اور سالخوردہ' ہر طرح کی عورتیں اسمیں شریک ہیں - انہوں نے اپنے لیے خاص طرح کی جھنڈیاں بنالی ہیں اور فوجی وضع کا چست و آسان لباس اختیار کیا ہے - پال مال گزٹ کے نامہ نگاروں نے جب انسے گفتگو کی تو انکی قومی جاں نثاری کے ولولوں کو سنکر حیرت زدہ اور مبہوت ہوگئے - ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ السٹر کی اٹھارہ برس کی لڑکی وہاں کے چہل سالہ با ہمت جوان سے کسی طرح جوش و اولوالعزمی میں کم نہیں ہے !

(مسٹر ادورڈ کارسن)

اس سلسلے میں سب سے زیادہ عبرت انگیز منظر جو ہندوستانیوں کیلیے ہو سکتا ہے' اس تحریک کے مشہور لیڈروں کی عجیب و غریب حالت ہے -

مثلاً ادورڈ کارسن ہی کو دیکھیے - یہ شخص فوجی تحریک کا مشہور سرغنہ ہے - ابتدا سے گورنمنٹ کا مقابلہ کررہا ہے' صاف صاف طور پر کہتا ہے کہ تلوار اور بندوق سے مقابلہ کیا جائیگا - پھر کہنے کا عہد بھی گذر گیا اور کرنے کا دور شروع ہوا - تمام السٹر نے فوجی طیاریاں شروع کردیں' اور اُسکی روک کیلیے جتنی کوششیں کی گئیں' سب کی سب بالکل بے اثر رہیں - اب السٹر پوری طرح آمادۂ جنگ و پیکار ہے !

با ایں ہمہ ادورڈ کارسن کے ساتھہ گورنمنٹ کچھہ بھی نہیں کرسکتی - گرفتار کرنا یا گرفتاری کا وارنٹ جاری کرنا تو بڑی بات ہے' اتنی قوت بھی نہیں رکھتی کہ اسکی نگرانی کیلیے پولیس کے جاسوسوں کو متعین کرے - وہ بلا تکلف لندن کی گلیوں سے گذرتا ہے' اور اسکے بڑے بڑے ہوٹلوں میں آرام کی نیند سوتا ہے - صرف اتنا ہی نہیں بلکہ ہائیڈ پارک میں ہزاروں انسانوں کے سامنے شرر بار اور شعلہ خیز تقریریں کرتا ہے' گورنمنٹ کو اعلان جنگ دیتا ہے' اور اسکی مخالفانہ تدبیروں اور مصنوعی اظہار استقامت پر ٹھٹھا مار مار کر ہنستا ہے - مسٹر ایسکویتھ اور وزراے حکومت کچھہ فاصلے پر کھڑے رہکر سب کچھہ سنتے ہیں' اور خاموش و بے حرکت چلے جاتے ہیں !

یہ حالت ہے اس ملک کی جو حقیقت میں آزادی کا گھر اور حریت کی مملکت ہے !

اسکے مقابلے میں ہندوستان کی حالت پر بھی ایک نظر ڈال لیجیے تاکہ انتہا کے دونوں سرے سامنے آ جائیں - گورنمنٹ کے مقابلے یا تحقیر کا خیال تو خواب میں بھی آنا مشکل ہے - البتہ کچھہ لوگ ہیں جو ملک کی تباہی پر روتے ہیں اور جابرانہ قوانین کے نفاذ پر ماتم کرتے ہیں - انکے ہاتھہ میں نہ تو تلوار ہے' اور نہ ہی انکی زبان پر جنگ کا لفظ - بغاوت کا ایک بہت دور کا اشارہ بھی کبھی انکی زبان سے نہیں نکلتا' اور وفاداری پکارتے پکارتے انکی زبانیں سوکھہ گئی ہیں - تاہم پولیس کی ایک رپورٹ یا کسی جاسوس کا ایک حرف مخفی بھی انکی زندگی اور زندگی کی قدرتی آزادی کے سلب کرلینے کیلیے کافی ہے - یہ لوگ جیل خانوں کی دیواروں کے اندر نظر آتے ہیں' یا عدالتوں کے سامنے مجرمانہ سر جھکاے ہوے !

مسلمان اب بهي هوشيار هوں !

مظالم البانيا

حضرت همدرد قوم مرحوم

السلام عليكم و رحمة الله و بركاته - كل كے انگريزي روزانه اخبارات ميں يه خبر مجمل درج تهي كه اپيررٹس يعني اپيريس كے عيسائي باشندوں نے مقام كوده پر دو سو مسلمانوں كو نهايت بے رحمي سے انواع و اقسام كي عقوبتونكے ساتهه مار ڈالا اور گرجا كو آگ لگا دي - آج جو خبر كسيقدر تفصيل كے ساتهه لندن سے شائع هوئي هے اوسكا مطلب يه هے كه اس خبر كي مختلف ذرائع و وسائل سے تصديق هوئي هے كه كوده ميں نهايت بے رحمي اور ايذا رساني كي گئي هے - مظلوموں كي چهاتيوں' هاتهه' پاؤں ميں كيليں يعني ميخهاے آهني ٹهونكي گئيں - هارمسودا ميں بهي ملے جنكے ساتهه سخت بے رحمي كي گئي تهي - بهتونكي انگلياں كاٹ ڈالي گئي تهيں - يه ظاهر هوا هے كه كيلوچ كے قريب درسكو اور ديگر مقات ميں البانی مسلمانونكا قتل عام كيا گيا هے اور اونكو اونكے گهروں ميں اپيررٹس كے لوگوں نے آگ لگا كر جلا ديا -

يه لفظي ترجمه ۷ - مئي كي خبر كا هے جو رائٹر كے ذريعه همكو آج ۹ مئي كو وصول هوئي هے - آپ كو معلوم هے كه ايسي خبريں دس احتياط كے ساتهه يورپ كے اخباروں ميں نكلتي هيں' اور كسقدر اُن ميں كاٹ چهانٹ كي جاتي هے ؟ هندوستان ميں تو اور بهي زياده هوشياري و احتياط سے كام ليا جاتا هے با ايں همه اس خبر كا آنا اسكي صحت كيليے دليل قاطع هے بلكه معلوم هوتا هے كه جو كچهه بيان كيا گيا هے وه اصليت سے بدرجها كم هے -

اب هندوستان كے مسلمانوں سے پوچهتا هوں كه سكوت كبتك ؟ كيا وقت نهيں آگيا هے كه مدعيان اسلام كے جگر شق هوجائيں' اور سكون و صبر انهيں جواب ديدے ؟ اگر ايسا نهيں تو پهر ايمان كا دعوا كيوں ؟ اگر حكومت تركي كے زمانه ميں مسلمان عيسائيوں كے ساتهه ايسا كرتے تو عيسائي حكومتوں كے جهاز اسوقت قسطنطنيه پر گوله باري كر رهے هوتے - جو لوگ ايك خدا كو پوجتے هيں اور خداے مصلوب و متعدد پر ايمان نهيں ركهتے' وه اس قابل كهاں كه انكي قابل نفرت وجود كے تلف هونے پر مطالبه كيا جاے ؟ يورپ كا ان مظالم كے نسبت يه خيال هے كه اگر يه نه هوتا تو البانيا ميں ايك عيسائي بادشاه كيوں مقرر كيا جاتا ؟ حالانكه تعداد مسلمانوں كي رعيت ميں به نسبت نصارے كے بهت زياده هے - پس اصل مدعا يه هے كه ان بد ترين كفار يعني مسلمانوں كا كسي طرح مقدس زمين يورپ ميں خاتمه كيا جاے - اگر كوئي مسلمان البانيا كا فرمانروا هوتا تو عيسائيوں كي جان و مال اور حقوق كي حفاظت كے ليے كل نصراني يورپ كے سلطنتيں اپني مجموعي قوت كے ساتهه موجود تهيں - كسي مسلمان كي كيا مجال تهي كه آنكهه اٹها كر بهي اونكي طرف ديكهه سكتا' ليكن اس صورت ميں مسلمانوں كا قلع قمع كيونكر هوسكتا تها - اسليے جو اصلي مقصود تها اوسكا پهلا باب يه خوں ريز حالات هيں - اصلي كتاب آينده شروع هوگي -

مگر سوال مقدم يه هے كه هندوستان كے سات كروڑ مسلمانوں كو اسلام كے ليے كيا كرنا چاهيے ؟ اسلام كي اصلي بنا فتح مكه سے پڑي' اور جبتك مسلمانوں نے جهاد كو نه چهوڑا وه ذليل نه هوے - جب سے اونهوں نے تلوار ڈالدي وه پامال هوگئے هيں - تركي اور كابل كو ديكهه لو كه كيا كرتي هے - يهاں هم مسلمانوں كے ليے جهاد شمشيري كا موقعه نهيں هے تو نهيں هم هندوستان كے مسلمان جهاد مالي كركے ايك بقية السيف سلطنت كو بچانے كي كوششيں كرسكتے هيں' پس براے خدا اٹهو اور مسلمانوں كو جگاؤ كه وه اپني آمدني كا ايك حصه اگرچه وه كيسا هي خفيف هو تركي كي بحري اور بري طاقت كے ليے وقف كر ديں -

اگر هندوستان كے سات كروڑ مسلمان ايك روپيه بلكه ايك پيسه بهي ماهوار اس غرض كے ليے وقف كرديں تو كيا كچهه هوسكتا هے - يه موقع هے كه كلكته' بمبئي' لكهنؤ' دهلي' لاهور وغيره شهروں ميں جلسه هاے عامه منعقد كيے جائيں اور قوم سے فوجي اور بحري امداد سلطنت اسلامي كے ليے اعانت طلب هو اور عام تحريك پيدا كيجاے - پهر جب يه تحريك شروع هو تو يه ضروري هوگا كه راجه صاحب محمود آباد اور سر كريم بهائي وغيره معتمدين ملك اسكے امين و محافظ بنيں اور قوم كو اپني اعانت كي نسبت پورا اعتماد رهے -

ميں ايك ملازمت پيشه شخص هوں' ميں اس كام ميں كوئي بڑا حصه لينے كي طاقت اپنے ميں نهيں پاتا - اسليے ميں آپ سے درخواست كرتا هوں كے آپ دمر همت باندهيں اور اگر آپ مناسب خيال كريں تو خدام كعبه كے كام كو اپنے ذمه لے ليں - اسلام و مسلمانوں كي نجات اسي ميں هے بشرطيكه ايمانداري سے كام كيا جاے -

(خاكسار - م - ا -)

رُخِ گلگوں کو بچایئے!

قدرتی حسن کیلیے ایک احسان ہے - جسکا بہترین پیرایۂ شکر گذاری اسکی نگہداشت ہے - سردی گرمی کی مرطوب آب و ہوا [illegible]

[illegible]

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجیے

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

تیار کردہ

دی تاج مینوفیکچری (بمبئی و دہلی) صدر دفتر دہلی

خانہ زادِ چمن!

جس طرح نسیم سحری کا پہلا جھوکا، موجِ بوئے گل سے ہم آغوش ہوکر ایک عالم کو مست الست کردیتا ہے بعینہ اسی طرح تاج بخور عنبر کی تیز حرکت مشام و دماغ کو مسحور کرکے انسان کو از خود رفتہ کردیتی ہے - اور اُسے نہیں معلوم ہوتا کہ خود چمن میں ہے - یا چمن ہی کسی کیمیائی قوت سے سمٹ کر دماغ میں منتقل ہوگیا ہے - اگر سنگھار میز کی دستکاریاں قدرتی حسن میں رعنائی اور ناز انداز اضافہ کرتی ہیں تو بلا مبالغہ تاج بخور جس کی شگوفہ کاری ایک ہی دلربائی سے سمند ناز پر تازیانہ بجاتی ہے ✱

ایک اونس کے خوبصورت بکس میں جو مہینوں کو کافی ہے قیمت ۱۲

تمام بڑے بڑے دوکانداروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجیے

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

تیار کردہ

دی تاج مینوفیکچری (بمبئی و دہلی) صدر دفتر دہلی

بہشتی قطرے!

ہندوستان کے باغ جنت کے چیدہ اور تازہ پھولوں کی رُوح ہر جلس کے لیے کشت زعفران ایک نئی وضع کے نازک اور خوشنما شیشیوں میں سنہری ٹوپ کے اندر رکھی ہوئی تیز لطف خوشبوئیں ہیں - اور جو نہ صرف عطر پرستوں ہی کی محبوب ہیں - بلکہ ہر طبقہ کے مذاق اور نازک دماغ اصحاب حکما، اطبا، ایڈیٹرز، مشاہیر ان کا برابر قدردان [illegible]

تاج قطرۂ تسنیم فی شیشی ایک ڈرام عہ

تاج روح شمیم فی شیشی ایک ڈرام عہ

تاج موج نسیم فی شیشی ایک ڈرام ۱۲ علاوہ خرچہ پیکنگ و محصول ڈاک

تمام بڑے بڑے دوکانداروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجیے

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

تیار کردہ

دی تاج مینوفیکچری (بمبئی و دہلی) صدر دفتر دہلی